

کتابخانه ملی افغانستان

وَأَسْقِيهِمُ الشَّيْءَ الَّذِي رِزْقُهُمْ



ہیں ولایت رسالہ مضمون مثل براخلاق تصوف
موسوم ہے

اخلاق صابری فی عرفان ماری

من تالیف فقیر خواجہ غلام حسین شاپوری صاحب
حیدرآبادی دکنی مظاہر

پیشتر امام خمینی و خواجه نصیر الدین اصفہانی و شیخ الاسلامی غلام حضرت مرصوف

ماه جمادی الاول ۱۳۴۸

نیت (مطہر محبوب الخلیفہ) فیصلہ ۲۵ مار

انسانی کو آسانی ہووے۔ اور اس رسالہ کو بطریق سوال و جواب کے مزین کیا۔ تاکہ
 اس کی عبارت اور اشعار کو یاد کر کے فہم کے ساتھ فائدہ حاصل کریں۔ اور جواب
 نوی علم سے امیدوار ہوں۔ اگر کتاب میں کوئی سہو یا غلطی ربط مضمون وغیرہ میں پائی
 تو اصلاح فرماویں۔ اور کئی حوت اس تالیف کا پسند آوے۔ تو جامع اوراق کو دعائے
 خیر سے یاد فرماویں۔ و عافیت فی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَیْہِ لَیْسَ بِیْ
 سِوَہِہٖ مُدَیْنٌ۔ خدا کے تھلے سے کیا مانگنا ہے؟ جواب۔ خدا سے خدا کو مانگنا ہے۔ اور
 خیریت اور عافیت دو جہان کی بحیثیت۔ خواہم از تو خوبی ہر دو سراہ و ز تو خواہم از ترک
 رہنا۔ ترجمہ۔ پانچابوں فتح سے یارب خوبی و دو جہان کی۔ اور تجھ سے جھکو پانچابوں۔
 اے خدا۔ اے رہنا۔ سوال۔ سلوک کیا ہے؟ جواب۔ بہاؤ کا نظام الہی کا اثبات
 اور بندگان خدا کے بحیثیت۔ ساکنان راہ حق و راہ راہ و یک ذرا غافل نیند از توجہ
 ترجمہ۔ ساکنان راہ خدا اس کے حکم میں ایک لحظہ غافل نہیں میں جستہ سے سوال
 زندگی کی نگرانی کرنی ہے؟ جواب۔ خوشی اور کم آزاری کے ساتھ بحیثیت۔ باوجود
 برق خندہ زان زبیت در جہاں ہر جگہ ابر پر سر دنیا گریستن۔ ترجمہ۔ چاہے کنگ
 بجلی کے سہی ہووے۔ مینا جہان میں۔ نہ کہ مانند ابر کے دنیا میں رہنے رہنا۔
 سوال۔ عمر کو کس شکل میں صرف کرنا ہے؟ جواب۔ علم حاصل کرنے میں۔ اور
 اس پھل کرنے میں صرف کرنا۔ بحیثیت۔ یہاں بزرگم گر غافل ہا کہ یہ علم یوں ہو غافل
 ترجمہ۔ بخت یکہ سوائے علم کے اگر غفلت ہے تو کہ بے علم رہنا غفلت میں رہنا ہے۔
 سوال۔ علم سے کیا نتیجہ ملتا ہے؟ جواب۔ پڑھنے والا علم کا اگر چونا ہے تو بزرگ
 ہوتا ہے۔ اور اگر فقیر ہے تو نہ نگر ہوتا ہے بحیثیت قیمت علم کی زیادہ نہ ہو کثرت کہ نہ تباہ

ترجمہ - علم کی قیمت اس قدر کم ہے۔ جبکہ کم ہونے پر زیادہ مادی ہونے پر مال
 سید ہارا سنا کیونکہ مظلوم ہوئے جواب - علم کی روشنائی سے۔ جو اس
 جو علم اپنے علم بایکدخت ہے کہ سب علم تو اس خدا را شناخت ہے ترجمہ - انسان کے
 علم کے واسطے گناہ پائے۔ کیونکہ بغیر علم کے آدمی خدا کو نہیں پہچان سکتا سوال
 دنیا کس کو کہنے میں جواب - جو لئے آخرت میں کام نہ آوے۔ وہ دنیا سے
 بیت و لنگر آدم - بیت دنیا از خدا غافل بدن ہے نقاش و فقرہ و فقرہ و فقرہ
 ترجمہ - دنیا کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا۔ چاندی، سونا، لال و دولت اجود
 بچے دنیا نہیں ہیں۔ سوال - سلوک کے واسطے کسے روشنائی کیا ہے جواب
 مغربی نفس یعنی نفس کو عاجز کرنا بیت - ہر نفس خوش و مطلوب کرنا آتش و دوزخ
 بر و گرد و پیر و پادشہ ترجمہ جس نے اپنے نفس کو قابو کیا ہے عاجز کیا۔ دوزخ کی آگ
 اس پر سرد ہو جائے گی۔ سوال - نفس کس تہذیب سے عاجز ہوتا ہے۔ جواب
 اس کی مخالفت کر کے مسترد۔ مراد ہر کہ برآری مطیع امر شوق و خلاف نفس
 کہ فرماں جو بات بیزارست۔ ترجمہ - مراد جس کی تو پوری کر لگا۔ وہ تیز فرائیہ و دوزخ
 بخلاف نفس کے یعنی جب نفس کی مراد پوری ہوتی ہے۔ سرکش کرتا ہے۔ لہذا اس
 کی مراد پوری نہ کرنی چاہئے۔ سوال - عزت کس چیز سے ملتی ہے۔ جواب - کم ہونے
 سے قطعہ سعدی - پیسے رسیدم در انصافے یونان بہد و غنم لے آگے باغ و
 خوشی بہد و غنم چہ پیتر حال گننا ہے اگر راست چہ سی خوشی خوشی ہے ترجمہ ایک
 بزرگ کے پاس گیا میں ملک یونان میں۔ ان سے کہا میں آپ صاحب عقل و
 خوش میں۔ آدمی کے لئے ہر حال میں کون سی بات بہتر ہے جو اختیار کرے

فرمایا۔ اگر توبہ پہنچتا ہے۔ غاصوشیہ غاصوش یعنی غاصوش اختیار کرنا چاہیے۔
 سوال۔ بیکسب سے زیادہ کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ ماں اور
 باپ کے حق میں یعنی ماں اور باپ کے ساتھ زیادہ کرنا بہتر ہے بیت
 جنت برصائے اور است بہ حاکم رضائے اور است بہ ترجمہ جنت
 ماں باپ کی رضا مندی پہلنی ہے قسم اللہ کی ہماری رضا مندی بھی اسی میں
 ہے۔ سوال۔ برائی کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ نفس کے ساتھ بیت
 مکن نفس امارہ را پیروی نہ کرنا گناہ گرفتار و دوزخ شوی بہ ترجمہ بیت مکن
 امارہ کی پیروی یعنی اطاعت مت کر۔ کیونکہ یکا یک دوزخ میں گرفتار ہو جاؤ گے۔
 سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ ماں
 والدین کی خدمت گزاری سے۔ دوم۔ بندگان خدا کی خدمت سے۔ بیت
 ہر کہ خدمت کرد اور خدمت شد بہ ہر کہ خود را دید اور خود شد بہ ترجمہ۔ جس نے
 خدمت کی وہ بندہ ہوا۔ اور جس نے اپنے کو دیکھا یعنی خود کیا۔ وہ مخروم ہوا۔
 سوال۔ کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ جواب۔ وہ نیکی والدین
 اور استاد۔ پیرو مشد قبیلہ۔ فرزند ان۔ قرابتداران سے کی جاوے۔ بیت
 بخویشان خود نیک باش اے ہر چہ کہ از اصل دفع است ذوقی ثمر۔
 ترجمہ۔ اپنے قرابتداروں سے ایسا بہ اے لڑکے۔ کیونکہ خیر اور شافلیں
 سے پہل کا مزا ہے۔ سوال۔ کون سی بدی اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 بدتر ہے۔ جواب۔ بدو ما۔ جو حق میں اپنی بیوی اور لاد کی کرتے ہیں بیت
 بدو ماے والدین آید چہ تر بہ ہر بدت در حق طفلان صغیر۔ ترجمہ۔ ماں باپ

کی بد دعا پوسٹے بچوں کو ایسی ہے جیسے تیر نشانہ پر لگنا ہے۔ والدین کو چاہئے
اپنی اولاد کے لئے بد دعا نہ کرے۔ سوال۔ نیک بخت کس دلیل سے پہچانا
جاتا ہے۔ جواب۔ ہیں دلیلوں سے۔ ایک علم۔ دوسری سخاوت تیسری غنم
روٹی سے یہی بڑیک سے شمس کربات کرنا اخلاق سے بہت۔ نیک بختی را
دلیل آید ہاں ۴ روئے خوش علم و سخاوت ہر کس۔ ترجمہ۔ نیک بخت کی دلیل
کیا ہے ہاں شمس نگہ صورت، صاحب علم، اور سخاوت کرنا غریبوں پر سوال۔
سب سے اچھے کام کون سے ہیں جواب۔ مجلس میں مالوں اور حکیموں کی شینا۔
اور ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کرنا۔ عالم کون ہے۔ عالم ربانی حکیم کون ہے
غریبوں کا علاج کرنے والا بہت صحبت دانا چو خطر آید بچا ۴ کن خطر اس مشام
نویں را ۴ سوال۔ مرد عارف اور حق شناس کس دلیل سے پہچانا جاتا ہے۔
جواب۔ مرد حق شناس وہی ہے جو کسی کو تکلف دینا ہائز نہ رکھے بہت ملاحظہ
شیرازی۔ سہاش دوپے آزار ہے جو ایسی کن ۴ کہ در طریقت مانع از گنج نیست
ترجمہ۔ ست رہو در پئے آزار کسی کے۔ اس کے سوا جو تیرا دل پاس ہے کہ چھاری
طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے۔ سوال۔ صفحہ آزاری کیونکر
حاصل ہوتی ہے جواب۔ اپنے آپ کو سب مخلوقات سے کترا اور بدتر اور
زیادہ عاجز ہانے سے ایسات۔ تو خود راگساں بروء چہ زو ۴ اتنا ہے کہ ہشد
دگر چوں چہ زو ۴ زخمی تری زلاں نہیں سیروی ۴ تہی آئی تا چہ معانی شوی ۴
ترجمہ۔ تو اپنے کو بہت غفلت نہ کرنا ہے جو حق کہ بھر گیا۔ دوبارہ کہو نہ کہ ہرے
توصیف دعوے سے بھر ہوا ہے اس لئے غافل جاتا ہے تو۔ غالی ہو کر ۴۔

تا پرمائی ہووے تو۔ سوال۔ غائدہ حاصل کرنے کی صفت کیونکر آتی ہے جواب۔
 صحبت علماء و حکماء کی برکت سے صحبت علماء مثال کیا، زان میں اعمال ہو کر وہ علماء
 ترجمہ۔ عالموں کی صحبت مثل کیا کے ہے۔ اس سے تیرے اعمال کا تابنا سونا
 ہو جائیگا۔ سوال۔ بغیری میں کیا چیز اختیار کرنا چاہیے۔ جواب۔ رضا خشنی سبحانہ
 تعالیٰ کی عبت۔ در رضائے حضرت حق باش و دست و پا مزن نامی شود و خطاب
 محکم نچو ما ہی می طہد : ترجمہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا مندی میں رہو۔ اور ہاتھ
 پاؤں مت مار یعنی بقیاروت ہو۔ ہوتا ہے مضبوط زیادہ قلابہ یعنی گندمی آہنی ۔
 جیکہ چھلی ٹپڑی ہے۔ سوال۔ دل فی تنائے اک مہاوت کی طرف کس طرح مائل ہوتا
 ہے جواب۔ موت کو یاد رکھنے سے منہ رو۔ غافل ز احتیاط نفس یک نفس
 سباش پناہ یہاں نفس نفس رہیں ہو۔ ترجمہ۔ احتیاط کرنے میں سانس کے یاد
 خدا سے یک لحظہ غافل مت رہ۔ شاید کہ دہی سانس تیری آخری سانس ہو جائے۔
 یعنی موت کی ہو۔ سوال۔ دل کی تار کی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ دنیا
 کی محبت سے عبت۔ چپ دنیا راں ہر عصیان ہو : ترک دنیا بقتل ایمان ہو
 ترجمہ۔ دنیا کی محبت سردار ہر گناہ کی ہے۔ دنیا کو ترک کرنا بقتل ایمان ہے۔
 سوال۔ دل کی روشنی کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کے ذکر کرنے
 سے عبت۔ نہ کش ہر چینی و درخوش است : دے داند و این معنی لگش است
 ترجمہ۔ اس ذکر میں جس کو دیکھے تو شوریں ہے لیکن وہی جانتا ہے اس بات کو۔
 جسکو کہ کان ہے۔ سوال۔ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ جواب۔ مثل اس ستار
 کے رہنا چاہیے جو کسی سرے میں خنری گئے ہے۔ اور جب رات گزرے صبح

کو گھج کرے۔ بیت۔ جہاں بیت مثل سرے دور پناہیں سویا دھن سو گز رہا
ترجمہ۔ جہاں کیا ہے مثل سرے دور کے پائین دور وادے کی سرے
سے ایک دروازہ سے آئے۔ دوسرے دروازہ سے پلا جائے۔ سوال
مرد کو جان سے زیادہ کون سی چیز عزیز تر ہے۔ جواب۔ دین دار کو دین۔ اور سیدیں
کو دین بیت نہیں اسے فرومایہ دنیا غرہ جوئے غریب بھیل جیسی غرہ ترجمہ۔
دین کے بدلے میں اسے کینہ دنیا کو منت خرید کر جیسی کی بھیل سے گدے
کی جوت خریدے سوال۔ بھلائی اور برائی پر انسان کے کیونکر خبردار ہو سکتے
ہیں۔ جواب بھلائی سے۔ طاقت سے قطعہ سعدی۔ تو ان شناخت
بیک نخل از شاہل مرد نہ کہ تا کباش رسید است پاچا و علوم نہ و نذر بلش
ایں ہاشم غرہ مشو نہ کہ خبث نفس نگر و ہالہا معلوم نہ ترجمہ ایک نخل
میں پھان سکنے میں خصلتوں کو مرد کی پے کہ کہاں تک پہنچا ہے۔ اس کے علوم کا
مفقو و نصیب۔ اور لیکن باطن سے اس کے شکرست رہو۔ اور نازت کو
کیونکہ نفس کی جراتی برسوں میں نہیں معلوم ہوتی۔ سوال۔ کون سی بات ہے جو
ہی معلوم ہو۔ اور جھوٹ نکلے جواب۔ جوانی کا زور بڑھاپے میں۔ تو نگری کا
مال فقیری میں بیت۔ مردوں پر شو و جرب و اس میگرو و نہ چاند دست
رو و خطہ جان میگرو و۔ ترجمہ۔ آدمی جب بوڑھا ہو جائے جس جان ہوتی ہے
زرب ہاتھ نکل گیا۔ جان کا خطرہ ہوتا ہے سوال۔ دوست کو کچھ جاننا
ہے جواب۔ حاجت اور شکل کے وقت۔ دوست اور غیر دوست کو پہچان سکتے
ہیں قطعہ سعدی۔ دوست شہر آنکھ و نعت زندہ لاف یاری و بلور خواندگی

دوست اہل باشد کہ گہر دوست دوست نہ در پریشان مال و در ماندگی نہ
ترجمہ ۔ دوست سنت گن امن کو جو نعمت کے وقت اسے پہنچی نہ دوستی اور
بھائی بنے کی ۔ دوست وہ ہے جو پکڑے ہاتھ ۔ دوست کا ۔ حالت پریشانی
اور عاجزی میں ۔ سوال ۔ فرزندنا غفلت یعنی نگرانی کس طرح ہوتا ہے ۔ جواب ۔
ماتہ انگشت یستم ۔ اگر کلاں درو کرتی ہے ۔ اگر کھیں تو صیب ہے ۔ بیت
ناظن فرزند را انگشت یستم گفت اندر ہر بار صیب باشد و بر سر درو ہاست
سوال ۔ بقیم پتہ یا سافر جواب ۔ سافر آپ رواں کا حکم رکھتا ہے ۔ اور بقیم حکم
شمیرے ہوئے پانی کا بیت ۔ سافر جواب رواں صاف تر یا بقیم است
جو آپ بستہ نشہ سوال ۔ گناہوں کی دوا کیا ہے ۔ جواب ۔ توبہ کرنا ہے جو
کے بیت ۔ توبہ آجیو صابون گناہ نہ صافی مل از خدا پیوستہ خواہ نہ ترجمہ
توبہ کئے اند صابون گناہ کے ۔ صاف رہنا مل کا ہمیشہ خدا سے مانگ ۔
سوال ۔ صاحب دولت کو کون سا عمل پتہ ہے جواب ۔ محنتوں کو روٹی
دنیا ۔ اور مہانوں کی توضیح کر لے میں مشغول رہنا بیت ۔ حب آشامش و بلع
دوست نہ کہ سیاح جلاب نام نکوست نہ ترجمہ ۔ غریب کا آشناہ ۔ اور سافر
کا دوست ہو ۔ کیونکہ سافر نیکی کے نام کو لیا لے والا ہے ۔ سوال ۔ کون سا شخص
ہے جہاں جاوے ۔ دوست رکھتے ہیں ۔ جواب ۔ صاحب ادب ۔ بیت
چند روز یکہ وریں خاندین مہانی نہ با ادب باش کہ خاصیت مہانی ادب است
ترجمہ ۔ تھوڑے روز اس خاندین میں مہان ہے تو ۔ با ادب رہو کیونکہ مہان
کی خاصیت ادب کے ساتھ رہنا ہے ۔ سوال ۔ خواب پتہ یا بیداری ۔ جواب

ظالم کو سونا بہتر ہے۔ حامل کو بیداری قلعہ سقہ می۔ تھالی راختہ دیدم نہیروز
گفتم میں فتنہ است خواہش بروہ بہ ہا آنکہ خواہش بہتر از بیداری است ہا آنکہ
بہ زندگانی مردہ بہ۔ ترجمہ۔ ایک ظالم کو دو دیر کو میں نے سویا بوا دی کیا۔ کہا میں
نے یقین ہے۔ امن کا سو جانا اچھا ہے۔ ایسی بڑی زندگی دے لے آدمی کا مرنا
بہتر ہے۔ سوال۔ تمام اواردے کون سے درود کو یاد کرے۔ جواب۔ ہر دم خدا
کو یاد کرے۔ اور موت کا خیال کرے۔ بیت۔ مرگن کو غافل از حق مگر زن است
در آن دم کا فرست اما نہاں است ترجمہ۔ جو شخص خدا کی یاد سے ایک لمحہ
غافل ہے۔ اسی وقت کا فر ہے لیکن پوشیدہ ہے۔ سوال۔ رزق کیا ہے
جواب۔ جو کچھ نیچے ملے۔ بیت۔ گریں را با آسمان دوزی ہا نشو و جز یاد از دوزی
ترجمہ۔ گریں کو آسمان سے ملاوے تو۔ خود بخود برابر زیادہ روزی سے ملے
سوال۔ وہ کون سا شخص ہے۔ اگر سبب رکھنا ہے۔ اس کا سبب نہیں ہے
جواب۔ مریخی اور کریم بیت۔ سخاوت بس عیب را کیا است ہا سخاوت بہ
درد ہاراد است ہا ترجمہ۔ سخاوت عیب کے تانے کے لئے کیا ہے سخاوت
تمام درد دل کی دوا ہے۔ سوال۔ کتنی چیزیں جو تم کو درد کریں۔ جو اچھے ہیں
ایک رفیق موافق۔ دوسرے صورت دینا غاص دست کی۔ فرد۔ رفیق غائب
کیا است چون اکبر و عالم ہا بیت۔ ہر کوئی کہتا ہے کہ میں غرض ہا ترجمہ۔ اچھا
رفیق کیا ہے۔ مانند اکبر کے۔ عالم میں جس شخص کو ایسا دوست ملے۔ اسے
کیا اگر کہتے ہیں سوال۔ مرد ماقبل کون ہے جواب۔ وہ شخص ہا دنیا کی
مخالفت سے آزرہ دل اور موافقت سے خرم نہ ہو۔ فرد۔ ذرا بچ و راحت

گیتس مرزا دل مشغولم نہ کہ آتش جہاں لگے نہیں لگے چہاں پاشد۔ ترجمہ
 سنج و راحت سے دنیا کے دل کو ت آزدہ کر اور خوش مت ہو کہ رخص جہاں
 کی کبھی گیتی ہے لو کبھی گیتی ہے۔ سوال۔ مال ہمت کون ہے۔ جواب۔ وہ
 شخص آخرت کی نعمت کو دنیا کی نعمت پر قبول کرے یعنی ہفت کرے بیت
 دے کہ جو ہشتی رود وینا کرہ نہ کی التفات کند بر بنان بیانی ترجمہ میں دل
 کہ جو ہشتی کو کوٹ لیا یک توہ کرتا ہے بیانی بتوں پر۔ سوال۔ کون سا مرض
 ہے جو چھ طیب ماذق ہو۔ لیکن اس کے علاج سے قاصر ہو۔ جواب۔
 مرض حماقت اور بیوقوفی کا۔ بلیت۔ جوئے ہر و طبعی کشت نہ رود و ہر
 وقت مرگ از دست نہ ترجمہ۔ تری خلعت میں کی طبیعت میں نہیں ہے۔ نہیں جاتی
 ہے۔ مرنے تک ہاتھ سے۔ سوال۔ در میان عورت اور مرد کے کیا فرق ہے
 جواب۔ جو فرق آسمان سے زمین تک ہے یعنی جب تک آسمان سے پانی نہ
 برے۔ زمین پر دھندلی نہیں آگتی ہے۔ بیت۔ تخم از زمین خوب بزرگ و ثمر و
 خالص کن بخورہ زمین تخم خوش را نہ ترجمہ۔ یہی زمین تخم کو بزرگ و ثمر تک پہنچاتی
 ہے۔ کہاری زمین میں خالص مت کر اپنے بچ کو سوال۔ کون سا حمل کرنا چاہیے
 جو برائی سے اہل دنیا کی امن لے۔ جواب۔ دو سٹوں کے ساتھ میرانی اور شفت
 دشمنوں کے ساتھ مدارات اور بخاوت منہر و حافظہ آسائش و گیتی تفسیر اس
 و ہریت است نہ باور دستان تکلف با دشمنان مارا ہریمہ۔ آرام و جہان کا
 بیان اس و ہریت کہ ہے۔ دو سٹوں کے ساتھ میرانی۔ اور دشمنوں کے ساتھ
 مدارات یعنی صلح اور تواضع۔ سوال۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جو بہتر زندگی سے

اور بد قوت نہیں جواب بہتر زندگی سے نیک نامی ہے۔ اور بد قوت
 کے بھلی اور بدنامی ہے۔ شرف ذات وجود است و کرامت بسجود ہر کس میں کچھ
 نثار و بخش بہ وجود۔ شرف حمہ۔ انسان کی شرافت سخاوت سے ہے۔ اور بد قوت
 سجدہ سے بہین نماز پڑھنے سے جو شخص کہ یہ ہر دو نہیں رکھتا ہے۔ مرناسکا بہتر
 ہے زندگی سے سوال۔ تمام کاموں میں کون سا کام بہتر ہے جواب خوشنودی
 حق سبحانہ تعالیٰ کی۔ فرد نکھر چکی ہیں کسند و اماناۃ عاقبت کار باخدا و نداشت ہذا
 ترجمہ عاقبت کی فکر کرتا ہے عقلند۔ آخر کار معاملہ اللہ کے ساتھ ہے سوال
 جسم کی صحت کون سے عمل میں ہے جواب صبح بہک کے وقت کھانا کھانا۔ اور
 تہذیبی بہک باقی ہو رہا ہے کہانے سے روکن۔ قطعہ سعدی۔ ہاں کہ درود و طعام
 است خطائے پنج آور و طعام کہ بیش لازم درود ہاں گراں شکر خوری چھت چنان
 کسند ہاں در نان خشک ویر خوری گل شکر درود ہاں ترجمہ۔ باوجودیکہ جسم کے لئے
 کھانا ہے نفس کا خط۔ بیماری دوسے کھانا اجڑا دانا از دوسے ہوسے اگر کھانکر
 چھت سے کہلے۔ تو نقصان کہے۔ اور کھانکر رونی دوسے کھانے۔ تو گل شکر
 ہوسے۔ سوال۔ دوست کون ہے۔ جواب۔ دوست وہ ہے جو لوگوں کے آگے
 تیرے عیب کو چھپا دے۔ اور شکر کو ظاہر کرے۔ اور پھر تیرے آگے اسکے خلائق
 ظاہر کرے۔ ہدیت۔ ہر کس عیب کی اس پیش تو آورد شمر و بیکیں عیب کو پیش دگر اس
 خواہد برد ترجمہ۔ جو کوئی دوسروں کا عیب تیرے آگے لایا۔ سمجھ لے بیکیں تیرا
 عیب ہی دوسروں کے آگے لایا گیا۔ سوال۔ انسان کون سے عمل سے ملی کھانا
 ہوتا ہے جواب بخند و شیان اور عجا سائل کرنے سے عقلہ سعدی۔ رتب کا شکر کوشش

مرو کہ بیش پرونیخ گردانی و بجا جی کر روشی تازہ رو و خصل رو غرور نہ بند و ککشا؟
پیشانی بہ ترجمہ - بے بیسی سے آذر و دم ہو کر گے دوست عزیز کے ساتھ جا کہ بیش اسکا
بھی تلخ کرے تو جس مہبت کے لئے ہاوسے تو تازہ رو - او شہ تار ہوا جا نہیں کتا ہے
کام کشادہ و پیشانی واسے کا سوال - دنیا کی نعمتوں میں سے کتنی چیزیں بہتر ہیں - جواب
پا چیزیں ہیں - ایک دولت کسب حلال سے - دوسری بیوی نیک و صاحب جمال
تیسرے فرزند صالح و نیک خصلت - چوتھے نیک نامی و اقبال سوال - تو بہ کرنا
جوانی میں بہتر ہے یا ضعیفی میں جواب - جوانی میں بہتر ہے کس لئے کہ بوزھا
آوی کیا کرے جو توبہ نہ کرے قطعہ حسن - ہوئی برتن بہ سفید شدہ - بزرگسرت
سوئے یک سیاہ نامدہ - اسی حق توبہ آں زماں کر وی کہ ترا طاعت گناہ نہ نامدہ
ترجمہ - ہل تمام حق پر سفید ہو گئے - تیرے سر پر ایک بال کا لانا نہیں رہا - اسے
حسن تو نے توبہ اس وقت کی جب کہ تجھے طاعت گناہ کرنے کی نہ تھی - جوانی
میں توبہ کرنا بہت بہتر ہے - ورجوانی توبہ کر دن کشیدہ پینیری ست - وقت
پیری گزرگ نکالمی شود پر پینر گار - ترجمہ - جوانی میں توبہ کرنا طریقہ پینیری ہے -
بڑھاکے وقت توبہ پینر بارسی پر پینر گار کرنا لاؤ گے یعنی ایک درندہ میں ہوج کرنا ہی
بڑھاپے کے طاعت حکار یا پہاڑ کھانے کی نہیں ہوتی - تو لاہا و صبر اختیار کر لے
محکم سے یہ نہ بھولیں کہ بڑھاپے میں توبہ کرنا بے سود ہے - یہاں جسوقت اللہ
تبارک و تعالیٰ توبہ کی توفیق عنایت فرماوے قیمت ہے - و غنور اہم
ہے - اور فرماتا ہے - لَا تَقْضُوا مِنْكُمْ مَا لَكُمْ بِاللَّهِ - ترجمہ - مت نامہد ہو
اللہ کی رحمت سے - توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے - ہر وقت توبہ لازم ہے

سوال۔ دوستی کے کتنے درجے ہیں یعنی کتنے حصے میں۔ جواب۔ چار درجہ اول
وہ ہے جو کہ گھر میں دوست کے جاوے، اور دوست کو گھر میں لاوے جسوقت
یہ بات ہاتھ دلوے، ایک حصہ دوستی کا حاصل ہوا۔ دوسرا درجہ وہ جو گھر میں دوست
کے کھانا کھاوے، اور دوست کو اپنے گھر میں لیا کر کھانا وغیرہ کھاوے جب
یہ نوبت پہنچے سمجھ لو۔ آدھی دوستی حاصل ہوئی تیسرا درجہ وہ ہے کہ دوست کو
کئی چیز دیتا ہے، اور جب اس کو واپس دیتا ہے۔ تو دوست نہیں لیتا ہے۔ اب یہ
نوبت پہنچے۔ تو جان لو تین حصہ دوستی حاصل ہوئی چوتھا درجہ وہ ہے کہ دوست
اپنے راز سے دوست کو آگاہ کرے۔ اور خود وہ دوست اس دوست کے
راز سے آگاہ ہو جاوے۔ اور آپس میں بدلی اور یکجہتی پیدا ہو جائے سمجھ لو۔
وہ کامل دوست ہو گیا۔ سوال۔ دوست کتنے قسم کے ہوتے ہیں جواب۔ تین
قسم کے یعنی۔ اولایاران سے قسم اذاریہ انی یا زانی اندو ظانی اندو جانی یا
بنانی اس پرہ از در بد کن یا تو اجمع کن یاران زبانی یا دل یاران جانی رکبت
آر یا زیرش جاں پرہ از سنوائی یا ترجمہ۔ اسے دل دوست چین قسم کے ہیں مگر
جملے تو زبانی ہیں۔ دوسرے نانی ہیں تیسرے جانی جو دوست نانی میں اسکو
روٹی دے گھرت رخصت کر۔ تواضع کرتے زبانی دوستوں کے ساتھ اسے دل
یار جانی کو حاصل کر اس کے واسطے جان تک دے دے۔ اگر ہوسکے سوال۔
بہال کس درجہ یا دوست جواب۔ پہلی۔ اگر دوست ہووے۔ جلیت۔ ہزار
خوش کہ بیگانہ از خدا باشد یا خداے یک حق بیگانہ کاشنا باشد یا ترجمہ ہزار

قرابتدار جو خدا سے بیگانہ ہووے۔ قربان اللہ میں بیگانہ کے ہوا آشنا ہووے۔
 مقصد یہ کہ جو دوست خدا آشنا ہے۔ وہ دوستی کے قابل ہے۔ سوال۔ دوست
 رزق کے لئے کون کون سی چیزیں ملتی ہیں۔ جواب چار چیزیں دوست بننے سے ہیں۔
 اہل کربلی۔ دوسرے وقت عورتوں کے ساتھ تیسرے بیماری والہی۔ چوتھے
 وطن کی الفت۔ پانچویں قصور و جہت۔ چھٹے خون ہموال۔ گناہ نیک بخشی کی حالتیں
 کتنی ہیں۔ جواب۔ دس خصلتیں ہیں۔ اہل خدا کے راستہ میں سہاوی۔ دوسرے
 ملکوتی کے ساتھ انصاف تیسرے اپنے نفس کے ساتھ نہیں صحبت علماء کے
 باطن کی۔ پانچویں تعلیم بندگوں کی چھٹے چوٹوں پر شفقت کرنا۔ ساتویں دوستوں کے
 ساتھ باخفت کرنا۔ آٹھویں دشمنوں کے ساتھ برو باری کرنا۔ نویں درویشوں
 کے بخشش کرنا۔ دسویں جاہلوں کو نصیحت کرنا۔ سوال۔ محبت کس کو کہتے ہیں۔ جواب
 محبت وہ ہے جو نیکی سے زیادہ اور برائی سے کم نہ ہووے۔ ہدایت۔ زد و کد
 دوست زبردستی پہنچے تقصیر ہے نہ اگر رغبت و گوید کہ کہ ہم غلط است۔ ترجمہ۔
 دوست سے دوست نہیں آزد وہ ہوتا ہے کسی غصہ سے۔ اور اگر آزد وہ ہوتا
 اور کہے۔ دوست ہوں میں۔ غلط ہے۔ سوال۔ بندے کو اپنے خدا سے کس
 میں سلوک کرنا چاہیے۔ جواب سہ چیزیں اسکے حق کو نگاہ رکھنا چاہیے۔ آرام و راز
 کے زمانہ میں اپنے کو اس کا آشنا بنانا چاہیے۔ تاسختی اور نیکی کے وقت سبگیری
 بندہ کی کرے۔ نہ وہ کہ آرام میں اس کو پہل جاہی۔ اور سختی میں اس کو باز کرے
 بلکہ آرام اور سختی کے ہر دو زمانہ میں برابر اس کی عبادت میں مشغول رہے۔ اور فکر
 اسکی نعمتوں کا بھالا رہے۔ اور جو کچھ حاجت ہو۔ سوائے اسکے نہ مانگے۔ کس واسطے کہ

تمام عالم تیری دوستی بہتری کی کوشش کرے۔ یا دشمنی و دشمنی کے لئے کوشش کرے
بغیر فرض تقدیر اچھی کے کوئی نفع و نقصان تجھے نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا ہی سعدی۔

گر گزشتہ صد زخلق مرغِ چو از خداں خلاف دشمن دو دست نہ کہ حل ہر دو
تصرفِ اوست نہ گرمِ تیرا کماں میں گزرو نہ از کماندا جب اہل خرد و تہجد۔ اگر تجھے
تخلیف پہنچے مخلوق سے مت آرزو ہو۔ کہ نہ رحمت پہنچے خلق سے۔ اور نہ رنج۔
خلاف ہونا۔ دشمن اور دوست کا۔ خدا سے جان کیونکہ حل ہر دو کا اسی کے قبضہ ہوتا
میں ہے۔ اگرچہ تیرا کمان سے گزرتا ہے مگر خنک کمان پکڑنے والے کو دیکھتا ہے۔

سوال۔ کلام کرنا بہتر ہے یا خاموش رہنا۔ جواب۔ خاموشی ہر حال میں بہتر ہے۔ پہلے
کہ بات کرنے میں ایک فائدہ ہے۔ اور خاموشی رہنے میں دس فائدے ہیں لیکن
جوابات کہے یا نہ کہے کی ہوا ہے۔ ہو واجب ہے۔ اور خاموشی کہ فکر صرفِ صفات
اچھی سے خالی ہووے۔ بہوے قطعہ سعدی۔ اگرچہ پیشِ خرد نہ خاموشی ادب سے
بوقتِ صلحت آں بہ کہ دشمن کوشی نہ دہیز تیرا عقل است دم فرو بستن نہ بوقت
گفتن گفتن بوقت خاموشی۔ ترجمہ۔ اگرچہ عقل کے آگے خاموشی ادب ہے۔

صلحت کے وقت وہ بہتر ہے کہ بات کرنے میں کوشش کرے تو۔ دہیز عقل
کے لئے سبب اور چپ رہنا کہنے کے موقع پر اور کہنا۔ خاموش رہنے کے موقع پر
سوال۔ درویش بہتر ہے یا توکمری۔ جواب۔ توکمری بہتر ہے۔ اس وقت جبکہ حساب
آلہ دہ کرنے میں درویشوں کی کوشش کرے۔ اور شکرت الہی بجالاوے۔

اور مال کو جسکے سختی لوگوں کو پہنچا دے۔ اور ہر کام میں خدا سے ڈرے۔ اور
مغز ورنہ ہووے۔ ہاں درویشی اس سے بہتر ہے۔ ترجمہ۔ اگر دشمنی دار و مال

درویشی بہتر ہے

ہے جگہ ہرگز نظر اس کے فائدہ پر نہ کرے تو۔ بزرگوں سے تناسل میں نے بہت۔
 بغیر کا صبر سترے غنی کی بخشش سے۔ فارسی۔ گزنی زدہ اس افشاں نہ تا نظر
 ورتو اب اور نہ کنی ہا اور رگن شنیدہ امہ بیا رہا صبر و ریش بہ زنبیل غنی ہا
 سوال۔ بغیر کون ہے۔ جواب۔ وہ جو دنیا کے بل میں طے نہ کرے ہا اور
 جب اس کو دیویں رو نہ کرے ہا اور جب یو سے جمع نہ کرے۔ ہلیت۔
 چیز یکہ بے سوال رسد داوہ خدا است ہاں راتو روکن کہ فرستادہ خدا است ہا
 ترجمہ۔ جو بغیر سوال کے نیچے خدا کی دی ہوئی ہے۔ اس کو روت کر جو خدا کا
 بجا ہوا ہے۔ سوال۔ اسلام کیا ہے۔ جواب۔ اسلام لغت میں گردن جیکنا ہا
 اور اصطلاح میں فرماں برداری پروردگار کی کرنا۔ اور اطاعت کرنا۔ اور کنا یا اسکا
 ہر حال میں شخص کو اپنے سے راضی اور خوشنود کرنا۔ سوال۔ ایمان کیا ہے۔ جواب
 ایمان لغت میں روکنا اور بند کرنا ہے نفس کو خدا سے۔ اور اصطلاح میں ان سے
 اقرار کرنا۔ اور دل سے تصدیق کرنا۔ اور پروردگار کے روہو اپنے کو تمام صیوں سے
 سلامت رکھنا۔ اور منتظر اس کی غنی امداد کا رہنا۔ اور کنا یا اس سے یہ ہے۔ تمام
 حال میں اپنے سے تمام لوگوں کو راضی اور خوش رکھنا۔ اور اس کے بہتر شبہ
 میں کہ اصل این سب کا کلمہ طیب ہے۔ اور انھیں اس سے خس و عاشاک راستہ
 سے دور کرتا ہے۔ سوال۔ صفت ایمان کتنے میں۔ جواب۔ چہ میں۔ اہل خدا
 کو وہ مدد لا شریک جاتا۔ دوسرے اس کے فتنوں کو بھی بھٹاتا۔ دوسرے
 اس کی کتابوں کو بچ جاتا۔ چوتھے تمام پیغمبروں کو برحق جاتا۔ پانچویں
 قیامت کو یقین سے جاتا کہ مرنے کے بعد اٹھا اور حساب دینا ہو گا چھ

نیکی اور بدی اس کی طرف سے ہے سمجھنا لیکن نیک کام کرنے سے ہندے
 کے راضی ہوتا ہے۔ اور بدکاری سے اس کے راضی نہیں ہوتا ہے۔ ہدایت
 جہدوں زکوٰۃ کرامت چہ میزنی یا ایمان اگر گنہگار ہی اس کرامت است
 ترجمہ قبر کے باہر کھنڈوں کی کھدائی ہوتا ہے۔ ایمان اگر قبریں لیاوے۔ تو
 کرامت ہے۔ سوال۔ یاد رکھنے کے قابل کتنی چیزیں ہیں جواب۔ چار چیز۔
 اول موت کو۔ دوسرے احسان اس شخص کا جو اس کے ساتھ کیا ہے۔ تیسرے
 زمانہ کا چوتھے ناموں کی فصاحت کو۔ سوال۔ بھول جانا کتنی چیزیں ہیں کہ ہوتے ہیں۔
 جواب۔ تین چیز۔ اول اپنی سہمی گو۔ دوسرے اپنے احسان کو جو کسی کو ساتھ
 کیا ہو۔ تیسرے برائی کو اس شخص کی جس نے اس کے ساتھ کیا ہے سوال دینا
 اور نہ دینا۔ کہا نا اور نہ کہا نا۔ کیا چیز ہوتے ہیں جواب رباعی لڑوا دہ چہ بستر
 است۔ گفتا کہ طعام یا ناوادہ چہ بستر است۔ گفتا دشنام یا انور دہ چہ بستر است
 گفتا کہ غضب یا ناوردہ چہ بستر است۔ گفتا کہ حرام یا ترجمہ۔ دینے سے کیا
 اچھا ہے۔ کہا کہ طعام نہیں دینا کیا ہوتے ہیں۔ کہا دشنام یعنی گالی دینا۔ کہا نا
 کیا اچھا ہے۔ کہا غضب یعنی غصہ کو پیش کرنا کیا ہوتے ہیں۔ کہا حرام یعنی حرام
 نہ کرنا سوال عبادت کون سی بات سے مقبول ہوتی ہے۔ جواب طہارت
 سے اور پاکیزگی ظاہری اور باطنی سے۔ ہدایت۔ تا بیا سی طہارت ظاہرہ
 باطنی نیز حق کہ ظاہرہ جب ظاہری کو تو مواصل کہے گا۔ باطنی طہارت
 کو تہیہ سے خدا ظاہر کہے گا۔ سوال۔ طہارت ظاہری کیا ہے۔ جواب
 ہن اور صاف۔ تہیہ لڑا کو نہاست غلطہ اور خفیہ اور خفیہ وحشی سے پاک ہو۔

بلیت طہارت پر پکڑن خود بود اسے جوں یا تیر و سلاخ عازیل کس نہ ترجمہ۔
 طہارت یا تہجد پکڑن کہے۔ اسے جوان نہیں کاٹا ہے ہتھیار عازیل کا س جوں
 کو سوال طہارت باطنی کہے جواب۔ دل کو جس اور جس بغل و عداوت و
 کینہ و کبر و ریائے اور غضب و خبیث و غیرہ سے پاک و صاف کرے۔ اور
 خدا کی محبت سے دل کو متور کرے۔ تا کہ کونی باطنی کی آئینہ دل میں ظاہر ہووے۔
 ترجمہ غوامی کہ دل تو نشو و آئینہ ہے و چیزیں دل کن درون سینہ یا بغض و حسد
 جس و ریائے و خبیث و بغل و کبر و دغا و کینہ نہ ترجمہ۔ چاہتا ہے تو کہ دل تیرا بود
 آئینہ۔ وہ چیزوں کو باہر کر سینہ کے اندر سے بغض اور حسد اور جس اور ریاء اور
 خبیث۔ بغل و عداوت اور کبر و غضب و کینہ سوال۔ انسان کی طبیعت کئی قسم پر
 ہے جواب۔ اور تین قسم کے۔ اول عاقل۔ و دوسرا نیم مائل تمیز باہل۔ سوال
 مائل کون ہے جواب۔ مائل وہ ہے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے اس کے
 انجام کو پہنچے۔ اور جوابات کہے کہے کرے جو بعد کو نہ پھینکاوے۔ بلیت
 اول اندیش آگہی گفتار و پائیش آداست پس و پوار نہ ترجمہ پہلے سوچے
 بعد کلام کرنا پہلے بنیاد رکھنے میں۔ بعد کو دیوار اٹھاتے میں سوال نیم مائل کون
 ہے جواب کس کام کے وقت ملک خلوں گر جاوے۔ تو پہلے کو پہنچے نہ
 نہ بنیادوے۔ اور تیاریر لائق سے اس سے نجات نہ پاوے۔ اور ہرگز پریشان
 اور پر اگندہ نہ ہووے۔ بلیت مشکلی نیست کہ آسان نشو و بہ مرد با یک ہر اس
 نشو و نہ ترجمہ۔ ایسی کوئی شکل نہیں ہے جو آسان نہ ہووے۔ آدمی کو پہنچے
 کہ گھبرائے نہیں سوال جاہل کون ہے جواب۔ جاہل وہ ہے۔ بھڑو دینے

کسی خطبے کے اپنے گوگم کرے۔ اور پرگندہ و پریشان ہو کر نجات کی تہیہ سے رہ
 جاوے۔ ہاشم اور رسانی میں گرفتار ہووے۔ بلیت۔ آنچادہ ماکند۔ کند ناواں نہ
 ایک بعد از قبول رسانی نہ ترجمہ۔ جو کچھ عقلمند کرتا ہے۔ وہی ناواں ہی کرتا ہے
 لیکن بعد اٹھانے پریشانی و رسانی کے سوال مشکلات ماقبل کے کیوں
 جواب۔ ہار پیر غلامت شکندی کی ہیں۔ اول اپنے دشمن کو دوست بناوے
 بلیت۔ کلائی را ہزار شخص کم است نہ دشمنی را کیے بود بسیار ترجمہ۔ جو دوستی
 کے لئے ہزار شخص کم ہیں۔ دشمنی کے لئے ایک شخص بہت ہے۔ دوسرے جاہلوں کے
 شر سے حیرت پاتا رہے یعنی ڈرتا رہے۔ بلیت از جاہل گر زندہ چوں تیر باش
 نیاخت چوں شکر شیر باش نہ ترجمہ۔ جاہل سے بھاگنے والا ماتمہ تیر کی ہو۔ ماتمہ
 شیر و شکر نہ ملا ہوا رہے۔ صاحب فتن و فجور کی ہند نصیحت سے اصلاح
 کرے۔ مثنوی۔ گرچہ دانی کہ نشو و نگوی نہ ہرچہ دانی تو از نصیحت و ہند نہ زود
 یعنی بیخند ناواں را نہ بدو پا او قتادہ اندر بند نہ دست بردست سیزد کہ در پی
 نشنیدم حدیث دانشمند نہ ترجمہ۔ اگرچہ جانتا ہے تو کہیں سن نہیں۔ مگر جو
 کچھ تو جانتا ہے۔ ہند نصیحت سے کہتا رہے۔ جلدو کیا گیا تو۔ ناواں کہینہ کو اٹھا لگا
 ہوا قید خانہ میں۔ ہاتھ اوپر ہاتھ کے لڑتا ہے۔ کہ افسوس نہیں منا میں نے عقلمند
 کی بات کو جو تھے۔ قضاے کبریٰ پر راضی رہے۔ اور دل تنگ نہ ہووے بلیت
 چور وئی نگرود خدنگ قضاہ سپر نیست مریدہ را جز رضا نہ جبکہ رہیں ہوتا ہے
 قضا کا تہہ بہر چہ ہے نص بندہ کو سہائے رحمت کے۔ سوال۔ کون سی چیز انسان
 سے نزدیک زیادہ ہے۔ جواب۔ موت۔ کہ انسان چھوٹا اس سے دور زیادہ

بھاگتا ہے نزدیک زیادہ جوتی ہے۔ جلیت ہوئے سپید از اہل کار و پیام پائست
 خم از مرگ برساند سلام و تنگید بل بوت کا پیام لاوے۔ کوثری پیٹ بوت کا
 سلام پہچانی ہے سوال۔ کون سی چیز انسان سے زیادہ دور ہے۔ جواب
 حاصل مراد کہ چرچہ آدھی حاصل کرنے میں اس کے نزدیک زیادہ جاتا ہے لیکن
 مقصد اس کا سبب مثبت تقدیر کے اسی طرح اور زیادہ دیکھائی دیتا ہے غزو
 قتل تقدیر یہ تدبیر کے واگمندی ورنہ ورنہ فلک اہل خود بسیار انداز ترحیمہ تقدیر
 کے فعل کو تدبیر سے کوئی نہیں سمجھتا ہے۔ ورنہ آسمان کے نیچے اہل خدیت میں۔

سوال۔ انسان کا جو کس چیز سے ہے۔ جواب باعتبار اصل کے سنی سے
 ہے۔ اور خود ایک دہشتگ بھی اس کی اسی سے ہے۔ انکار اس کا سنی ہے نہ
 اسے برادر جو ماقبت خاک است : خاک شوخی ازاں خاک شوی : ترحیمہ۔
 اسے برائی جبکہ اگر خاک ہے۔ خاک ہو پہلے اس سے جو خاک ہووے تو یہ سوال
 محل یعنی مٹی کیا چیز ہے۔ جواب اس کے عناصر اربعہ سے یعنی چار عنصر سے۔ مٹی۔
 خاک۔ ہوائی اور آگ۔ اور اصل خلقت عناصر کی آسمانوں سے ہے۔ اور جو
 آسمانوں کا فطرت اول عقل سے ہے اس کو عقل احمدی اور قلم۔ اور اتم الکتاب
 اور ملول اول ہی کہتے ہیں۔ اور یہ بمنزلہ دانہ کے ہے۔ اور ایسے علمی یعنی آسمان
 اور اتمات عقل یعنی زمین مانند شجر کے۔ اور وہ البتہ ثلاثہ یعنی جمادات نباتات
 اور حیوانات مانند برگ یعنی پتے اور شگونی یعنی کلیاں اور پھول کے ہیں اور
 انسان مانند ثمرہ۔ اس وقت کے۔ ایسات۔ تو ایسے کہ دیکھ کر خدا تعالیٰ
 حکمت رکھتا ہے۔ اور کہیں جو قافہ قدس و مہر قدس : ہرگز قدس : ہرگز

ازاں دم گشت پیدا جلد عالم بہ وڈاں دم شد ہویدا جان آدم بہ جو خود را دیکھ شخص صبح
 نظر کرو تا خود مسموم بہ ترجمہ - قدرت والے نے - یک چمک مارنے میں - گشت
 و نون سے لیے تھا گن سے دو جہان کو پیدا کیا جب اسی کے قدرت کے کان
 نے دم ظلم پہارا - ہزاروں نقش عدم کے تختی پہ ظاہر ہوئے - اسی دم پیدا ہو گئے تمام
 جہان - اسی وقت ظاہر ہوئی جان کو دم پہ جب اپنی کو دیکھے - یک شخص سین - فکر کرنے
 لگے میں کون ہوں - کیا ہوں - سوال - کئے انسان کو نور الہی فیض کتے ہیں -
 جواب - باعتبار فرق مراتب کے - اگرچہ یک نور ہے لیکن نام سے خالی کے
 مشہور ہوا - بلیت - ہر مرتبہ از وجود کے وارو بہ گرفتار مراتب کئی زمینی بہ ترجمہ -
 کی وجہ سے ہر مرتبہ ایک حکم کہتا ہے - اگر مراتب کو نگاہ نہ رکھے گا - تو ذہنی و کافر ہوگا
 سوال - انسان خالی کیا ہے اپنے آپ کو نور بنا سکتا ہے جواب - ہاں - قوت
 عبادت و ریاضت عروج کے پروے گریباویں گے یعنی دور ہو جاویں گے - اور
 قوت ملکی اس کے روحانی قوت کے میں پیدا ہو جائے گی - اور اپنی اصل کی طرف
 رجوع ہوگا - اور خاک کی کثافت کی تائیدی - نور ایمان کی روشنی سے نور ہو جائیگا
 تا صفات حیوانی کو انسانی سے - اور انسانی کو ملکی سے بدل کر کرانند جاب کے
 جو دریائے وحدت سے کنار کثرت میں جدا پڑا ہے - اپنے کو اس میں متا کرے -
 البتہ وہی اصل دریا اتصال باطنی کا قبول کرے - نور علی نور ہو جائے گا - رباعی -
 تا چند کہ باہر زہ گرد و دم گردی بہ تاروشن و پرخشا جو انجم گردی بہ چیزے ز تو کم نیست
 کو این مٹلی بہ (نہار خود کو کش کہ خود کم گردی بہ ترجمہ - کب تک سیو کی میں کہیں
 کے گرجہ بہ تو بہ تاروشن و پرخشا مانند ستاروں کے ہووے تو بہ کوئی چیز تجھ سے

گم نہیں ہے کس کو طلب کرتا ہے تو یہ ضرور اپنے اندر کو بخشش کرنے میں ایک تک کہ خود گم
جو دے تو یہ سوال مقام اتصال کا کب حاصل ہوتا ہے جواب اپنی ذات کو فنا
کرنے سے جس وقت وہ گم ہوا وہی باقی رہا۔ اولیں ہدایت۔ تو درود گم شود وصال
ازین است پلٹو تو با شمس لکھن کمال میں است کہیں نہ ترجمہ۔ تو اس میں گم ہو یعنی فنا
حق میں وصال پسے اور میں نہ توئت رہ کر کمال ہے اور میں سوال۔ میں
کس کو کہیں جواب۔ وہ جو حقیقت خدا سے راضی رہے۔ اور اس کو اپنے سے اپنی
لکھے۔ یعنی خدا اس سے راضی رہے۔ ہدایت۔ نبی گویم کہ ازو نیا جدا باش نہ ہرگز
کہ باشی با خدا باش نہ ترجمہ نہیں کہتا ہوں میں دنیا سے جدا رہ جس کام میں رہے تو خدا
کے ساتھ رہ۔ سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کون سی چیز میں ہے جواب۔ ہر
میں ذات کی باوجود حق طرف اس کی متوجہ رہنا۔ ہدایت۔ دہم دم دوم را غنیمت
واں و دہم شودیم نہ واقع دم باش دوم را دہم ہوا دم نہ ترجمہ۔ دہم ہوا
جو تیری آتی جاتی ہے۔ غنیمت جان اور دہم رہ۔ سانس کے ساتھ۔ ہر گز
دم سے رہ۔ اور سانس کو دہم ہوا یعنی بے یاد خدا کے مت جانے دے۔
ہر وقت شغل پاس انفس کرتے رہ۔ سوال۔ روح کو جسم کے ساتھ کیا مناسبت
ہے۔ جواب۔ اس طرح جیسا کہ سوار کو گھوڑے کے ساتھ۔ اور گھوڑے کو
سوار کے ساتھ۔ ہدایت۔ میں میری جسمانی لاغری نہ تو در بند آئی کہ فر
پروردی نہ ترجمہ۔ یعنی مر رہا ہے۔ قیراصبی لاغری سے۔ تو فکر میں ہی
کی ہے کہ گھوڑے کو پرورش کرے یعنی تیری جان مثل میں کی ہے۔ اور
قیراصبی گھوڑے کے ہے۔ تیری جان بے یاد خدا لاغری ہو رہی ہے اور

تن کو جو شکر ہے کے ہے۔ اس کو پرورش کر رہا ہے۔ سوال بہترین صفات
انسانی کیا ہیں جواب۔ تسبیح و ثنات عبادت شجاعت عدالت
انسان بود بہترین صفتیں ہن ترجمہ۔ سخاوت عبادت شجاعت عدالت۔
انسان کے لئے یہ بہترین صفات ہیں۔ سوال۔ بدترین صفات انسان
کے کیا ہیں جواب۔ تسبیح و ثنات کین است ظلم و غفلت داں ہدترین
صفات و انسان ہن ترجمہ۔ بغلی اور کین اور ظلم کرنا اور غفلت خدا کی یاد اور
خدا کے احکام وغیرہ سے۔ یہ بدترین صفات انسان کے ہیں۔ سوال۔ بہت
حکما ریعین داتا لوگوں کی کتنے ہیں جواب۔ بیش ہیں۔ اول وہ کہ قناعت کو
اختیار رکرو۔ اور جو ادھوس کو چھوڑ دیکھتے نہ سہمتی قناعت میں ہے۔ دوسرے
نعت کے زیادہ ہونے پر شکر ادا کرو۔ اور نیک کے وقت صبر اختیار کرو۔
کہ شکر مناسب زیادہ کرنے والا نعمتوں کا ہے۔ اور صبر کرنا کشائش کاموں
کا ہے تیسرے معیتوں کے وقت اپنے دلوں کو مضبوط رکھو چھتے۔ ہر کام
کو چھوٹا اور حقیر مت جانو۔ کہ کمال اس کا بزرگی کی قابلیت رکھتا ہے۔ چنانچہ
باخلاص دوستوں کی تربیت ہے۔ غافل مت رہو چھتے۔ دوستوں کو اتنی
تو مت دو۔ جو اگر دشمن ہو جاویں۔ تو تم پر غالب ہو سکیں۔ اور وقت واحد
میں ان کے ساتھ اتنی محبت مت کرو جو اگر ہمیشہ اس قسم کی محبت رکریں۔
تو دشمن ہو جاویں۔ ساتواں بات بے ضرورت زبان پر مت لاؤ۔ آٹھویں
مزاج ہر چند کہ تندہ است اور قوی ہووے۔ مگر تم اپنی زندگی کا ہر ایک
مت کرو۔ نویں۔ مرض ہر چند کہ جہلک ہووے۔ نا امید ہو کر علاج اور تدبیر

سے بہتر مت اٹھاؤ۔ دوسری۔ دنیا کو سخت بلا سمجھ کر اس کو دل مت لگاؤ آپس
 اگر دنیا نباشد درد مندیم نہ دگر باشد ہمیشہ ہائے بندیم نہ بلائے نہیں جہاں
 آغوشِ رحمت نہ کہ رنجِ خاطر است ایست و نیست نہ ترجمہ۔ اگر دنیا نہ ہو
 تو ہم درد مند نہیں۔ اور اگر ہووے۔ تو اس کی محبت میں گرفتاریں کوئی اس سے
 جہاں میں زیادہ سخت تر نہیں۔ اگر ہو۔ تو دل کو تکلیف ہے۔ اور اگر نہ ہو تو ہی دل
 کو تکلیف ہے۔ سوال۔ دوستی کی علامتیں کونسیں جواب۔ چار۔ اول وہ جو محبت سے
 آزر دہ نہ ہووے۔ دوسرے وہ جو جدائی میں پہل نہ جاوے۔ تیسرے وہ
 جو رنج و راحت میں ساتھ دے چوئے۔ چوتھے۔ حاضر و غائب میں ایک حالت پر رہے۔
 سوال۔ احقر کی علامت کیا ہے جواب۔ آخر میں۔ اول بے بلائے کسی کے
 و سرخوان پر شہید جاوے۔ دوسرے۔ زمان ہو کر صاحبِ غنا نہ پر حکم کرے تیسرے
 دشمنوں سے نیکی طلب کرے نیکی کی سبک نہ چھوے۔ تالافوں سے احسان کی امید نہ کرے۔
 پانچویں۔ دو آدمی آپس میں بات کر لیں تو اپنے کو ان کے درمیان میں
 شامل کرے۔ چھ۔ مالکوں اور زبردگوں کی جھڑپ کرے۔ ساتویں۔ ایسی جگہ
 پر بیٹھے۔ جو وہ وہاں بیٹھنے کے لائق نہ ہو۔ آٹھویں۔ زیادہ بولنے والا ہو۔ ساور
 بنیرِ رحمت کسی کے باتیں شروع کرے سوال۔ سلامتی ایمان کی کون سی
 چیزیں ہے۔ جواب۔ دینداری اور تقویٰ عمل اور ریاضت۔ اور صبر اور
 شکر اور عبادت بلیت۔ باعزائرتِ حاضی کعباتِ سنگ آور و نہ بے خدا
 مگر کعبہ سازی بت ز تو تنگ آور و نہ ترجمہ۔ خدا کی محبت کے ساتھ اگر بت نہ ہو
 تو کعبہ نیچے پھیرا دیکھا نہ بت محبت خدا کے اگر کعبہ بناوے تو بت بے رحمت سے

شرم یعنی تنگ کریں گے۔ یہیت کسی عارٹ صاحب طریقت کی کہی ہوئی ہے۔
 مقصد اس شعر کا یہ ہے کہ خدا کی محبت میں گرفت ہی بنائے گا۔ کب تک تجھے تنہا رہا ہوگا۔
 یعنی وہ کام تیرا قبول ہوگا چونکہ نظر تیری خدا پر ہے۔ اگر بے محبت خدا کے ربا و
 نمود کے خیال سے کبھی یعنی مسجد وغیرہ بنا دے تو وہ تیرے لئے ثابت ہے۔
 یعنی بت ہی تجھ سے شرم کریں گے۔ بھاگیں گے یعنی وہ کی قبول نہ ہوگی۔

سوال۔ سلامتی مال کی کون سی چیزیں ہے۔ جواب۔ ادا کرنے سے حقوق
 قریب تداروں۔ اور حقدار اور محتاجوں کے۔ اور صفائی اپنی اور زینت ہال
 بچوں کی کرنا۔ فسرو۔ زکوٰۃ مال بد رکھ کر فضلہ زراعت چاہتیاں بدرجہ شتر
 و درانگور و ترچہ۔ مال کی زکوٰۃ نکل۔ کیونکہ انکس کے فضلہ کو اپنی پٹوں وغیرہ
 کو جبکہ باغبان کاٹتا ہے۔ انکس زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی زکوٰۃ دینے سے
 مال زیادہ ہوتا ہے۔ ترقی ہوتی ہے سوال۔ تن کی سلامتی کس چیز پر ہے۔
 جواب۔ اعتدال کی نگاہ رکھنے میں۔ درمیان سیری اور سوک کے۔ اور خواب
 اور بیداری کے۔ اور حرکت و سکون کے فسرو۔ اعتدال ہر سکون راحت
 ہو و دیگر کثافت رات و دوپہن فتن ایسا دن نشستن جفت و مردن یا ترچہ۔ اعتدال
 ہر سکون کا راحت ہے۔ و کچھ فرق کے تیس۔ دوڑنا چلنا۔ کھڑا ہونا۔ بیٹھا۔ سونا
 مرنا۔ فرض یہ کہ ہر کام اعتدال کے ساتھ اہیا ہوتا ہے۔ سوال۔ کبھی چیزیں آدمی
 کو بدست کرتی ہیں۔ جواب۔ چار۔ اول۔ ٹخن۔ دوسرے۔ قرضہ۔ تیسرے۔ فزادہ
 نالائق چوتھے بوسی پخت اور ناموائی۔ سوال۔ کینڈین کی علامتیں کتنی ہیں۔
 جواب۔ چار۔ اول۔ اپنے سے جو داغ زیادہ ہے اس کے ساتھ بحث و

مقابلہ کرنا۔ دوسرے ناخبرہ کار پر اعتماد کرنا۔ تیسرے عورتوں کے کمرے بنکر رہنا۔ چوتھے۔ لڑکوں کی صحبت رکھنا۔ سوال و فحلت کی علامت کیا ہے جواب آخرت کی نعمت کو اس جہان سے بہرہ نہ لینا۔ اور پھر وہی کو دنیا کے بے مین پنا۔ موت سے غافل ہو کر اپنی زندگی پر غرور رہنا۔ چوتھے۔ اپنے عقیدے سے رزاق مطلق کو روزی پہنچانے والا سمجھنا۔ اور پھر ہر دم اپنے کسب و قوت ہار کا کرنا قطعہ۔ فراہمشت نکر و ایزد و راں حل ہے کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش ہے روانت و ادھول طبع و اور اک ہے جمال نطق و راہی و کثرت و مدہوش ہے درگشت مرکب کردہ برکت ہے دو بازویت مرتب کردہ ہر دو کوش ہے چینی پنداری سے ناچیز سیمت ہے کہ خواہد کردنت روزی فراہمشت یا ترجمہ نہیں فراہمشت کیا اولیٰ تعلق نے تھے۔ اس حال میں کہ تہا تو نطفہ مدفون اور مدہوش ہے جان تجھے دی۔ اور عقل اور طبیعت اور ادراک جن گویائی گڑھے اور مدہوش۔ دس اٹھیاں بنائیں، ستمیل پر۔ وہ بازویت مرتب کئے کا مذہب پر۔ کیا گمان کرتا ہے تو اسے ناچیز سمجھتے۔ کہ پہل ہائے گاتیر پروردگار تجھے۔ روزی دینے میں سوال بہترین آرائش مرد کے ہے کیا ہے۔ جواب۔ مرد کو ہا ہے۔ کہ ہر صبح کو آئینہ میں نظر کرے۔ اگر صورت اپنی اچھی دیکھے۔ سیرت کو بھی نیک کرے۔ تا مرد و نیک ہو وہی یعنی صورت ہی نیک۔ سیرت ہی نیک۔ اور اگر اسے کو بد صورت دیکھے۔ سیرت کو نیک کرے۔ تاکہ دو بڑائیاں اس میں ایک جگہ جمع نہ ہو جائیں بلیت۔ واہ چہ خوش است معرہ مرغوب ہے سیرت نیک ہے بد صورت خوب ترجمہ۔ واہ کیا اچھا صرع پسندیدہ ہے۔ اچھی خصلت بہتر ہے خوب صورتی سے

سوال۔ اسراف کیا ہے جواب۔ بجاوت اور بخشش کرنا یا اسراف نہیں ہے۔ تاہم
 رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنی ناموری کے خیال سے بجا خرچ کرنا
 اسراف ہے۔ بلیت۔ خوردن برائے زینت و ذکر کردن است؛ تو معتقد کہ
 زینت از بہر خوردن است ترجمہ۔ کہا تا واسطے زندگی اور ذکر کرنے کے
 ہے۔ تو نے اعتقاد کیا ہے کہ جیسا واسطے کہانے کے ہے۔ سوال۔ غفلت کون
 سے عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کی نافرمانی اور نفس کی اطاعت کرنے
 سے۔ بلیت۔ بغول دشمن بیان دوست بگشتی پیہیں کہ ہاکہ بریدی ہاکہ
 پوستی؛ ترجمہ۔ دشمن کے کہنے پر دوست کے اقرار کو توڑ اتونے؛ ہیکہ
 کہ کس کے ساتھ ملا تو؛ اور کس سے جدا ہوا تو سوال۔ نفس کس کو کہتے ہیں۔
 جواب۔ وہ جو خلاف حکم خداے تعالیٰ اور عقل و حکمت کے حکم کرے۔
 اور وہ ایک قوت ہے انسانی۔ کہ متعلق ارواح انسانی سے ہے بلیت
 نفس امارہ ترا دشمن بود؛ و دروین حق راہ ذل بود؛ ترجمہ۔ نفس امارہ
 تیرا دشمن ہے۔ دین کے حق کے راستہ میں تیرا روہن ہے سوال۔ شیطان
 کس کو کہتے ہیں جواب۔ وہ جو انسان کی رگوں میں مثل خون کے دوڑتا ہے
 اور برائی کے راستہ کی طرف کھینچتا ہے۔ اور اسکو تناس اور رنج اور
 غرازیل ہی کہتے ہیں۔ بلیت۔ شیطان ہزار مرتبہ ہتر بے نماز؛ کو سجدہ پیش آدم
 و ابن پیش حق نکر؛ ترجمہ۔ شیطان ہزار مرتبہ ہتر بے نماز سے کہ اس نے سجدہ
 آدم کے آگے نہیں کیا۔ و رہ خلع کے آگے نہیں کیا۔ سوال۔ ان تمام علوم کی
 ابتدا کس سے ہے۔ جواب۔ آدم علیہ الصلوٰۃ سے ہے۔ کہ حضرت پروردگار

نے تمام علوم کو متحد زبان اور مختلف الفاظ میں ان کو سکھایا۔ اور علم بالحق
 میں اپنے اسرار سے اس قدر واقف کیا کہ اس سے فرشتوں کو کوئی حرف
 یا قلم نہیں تھا۔ اس نے سب کو ملائکہ کر دیا۔ ہدایت بسا اہل طلب ہام جنہم
 از ما سیکرد و انہی خود داشت ز بیگناہ تنہا سیکرد و تنہا سیکرد۔ ہر سو طلبت ہام
 جمشید ہم سے طلب کرتا تھا۔ وہ جو خود رکھتا تھا بیگانہ سے آرزو کرتا تھا سوال
 در میان روح اور عقل کے کیا ماسبت ہے۔ جواب۔ ایسی نسبت جیسی کہ
 در میان میں بادشاہ اور وزیر کے ہوتی ہے سوال۔ روح کی سلطنت اور
 وزارت عقل کی کس دلیل سے ثابت ہووے۔ جواب۔ دلیل ہونے سے
 ارکان اس سلطنت کے۔ کس واسطے کہ جن انسان کا ایک آباؤ ملک
 ہے۔ اور دل غلطہ۔ اور روح سلطان عادل۔ اور عقل وزیر یا مقبر راہ و اس
 حصہ باطنی مثل حق مشرکہ اور مثیلہ۔ مانظہ اور داہمہ۔ اور تصرفہ بمصاحبان
 درگاہ کہیں۔ اور مقام ان کا دماغ میں ہے۔ اور جو اس حصہ یعنی پانچ
 حواس ظاہری مثل سامعہ اور باصرہ۔ اور شائستہ۔ اور ذائقہ۔ اور لامسہ۔
 بمنزلہ پاسوسان۔ اور جملہ ارکان حضور کے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں۔ اور سنتے
 ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ بہت جلد اظہار اس کا حضور میں بادشاہ کے
 چہونپہلے ہیں۔ اور اعتماد و احساب مثل پہاڑ اور غللوں کے۔ اور گوشت مانند
 زمین ہوا کے۔ اور درمیں مانند نہروں کے خون مانند آب حیات کے ایسی
 میں جاری۔ اور روح نجاتی متعلق ان اشیاء کے ہے۔ اور زبان مترجم و دربار
 سرکار کی ہے۔ اور قلب خزانہ دار اسرار پروردگار کا۔ اور حشرات مشیطانی

مانند چوروں اور مفسدوں اور راہزنوں کے۔ واسطے خالق کرنے نقد ایمان اور تاراج کرنے قافلہ نیشوں حنات کے۔ قابو میں رہنے میں بسکین انتظام سے عقل و وراثت کے۔ پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور پاسمانی سے توفیق الہی کے۔ اور نگہبانی سے خوف الہی کے بھجب گئے ہوئے ہیں۔ بلیت اگر تہذیب و لطیف خود قدم پیش با شوق و زور وری اور مہم پیش با توجہ و ہمت۔ اگر نہ رکھے ہر بانی سے اپنی تہم گئے۔ سوئے۔ اس سے دوری جاری و ہم زیادہ۔ سوال۔ مقدار اعضاء کائناتی کتنی ہے جواب۔ دو سو اڑتیس مرتبہ پانی ہے سوال۔ انسان کے بدن کی کتنی گتہیں ہیں۔ جواب۔ تین سو اڑتیس شاخدار۔ بدن پریشی ہوئی ہیں۔ سوال۔ قاعدہ اس سلطنت خلقت انسانی سے کتنی ہیں۔ جواب۔ بہت ہیں۔ زمین اور آسمان اور چاند و سورج جو کچھ مخلوقات سے ہیں۔ واسطے خدمت انسان کے پیدا ہوئے ہیں۔ اور انسان واسطے ذات معرفت الہی۔ اور جہاد الہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین پر خلیفہ مطلق بنایا۔ اور ابرار ان واسطے تیار کر کے نور کی اسکی متاعی کرتا ہے۔ اور باو یعنی ہوا۔ مانند فراٹوں کے جلو گاہ زمین میں اس کی خدمت گزار دی کرتے ہیں۔ آگ اس کی باور چھانہ خاصہ کے لئے سرخ روئی حاصل کئے ہوئے ہے۔ اور ستارہ آسمان کے زنگ جواہرات کے سعدوں کو۔ اور طرح طرح کے مغزات کو زمین میں خیمہ بناتے ہیں۔ اور تمام جانور بری آؤ بحری جان و دل سے اس کی خدمات بجالاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نباتات عجیب خاصیتیں کے ساتھ اور تاو کیفیات سے کوہ و بیابان میں اور زراعت باغ

انتظار کام اس کے ایک پاؤں پر کھڑے ہیں اب انسان کو چاہئے کہ اپنے
 خالق کو پہچانے اس سلطنت پنج روزہ پر ضرور مشہور ہے تاخیر حیات کا پاؤں ۔
 اور زندگی کی نعمتوں سے سب فرزا اور ممتاز ہووے قطعہ حدی ۔ ایروادوہ
 و خورشید و فلک در کارند تا تو تانی و یکت آری و غفلت بخوری یا سہ ایزم تو گشت
 و فرما خبردار ۔ شرط انصاف بنائے کہ تو فرماں ببری یا تو سب ۔ ایروادوہ ۔ اور پاد
 و سورج و آسمان سب کام میں ہیں جب تو روئی ہاتھیں یوں غفلت سے نہ کیا
 تمام تیرے لئے پریشان ہیں ۔ اور فرما خبردار شرط انصاف کی نہ ہووے جو
 تو نمک نہ مانے ۔ سوال ۔ موت کیا چیز ہے جواب ۔ موت ۔ خداوند غروب
 کی ایک مخلوق ہے ۔ اور جو سب جانتا ہے اس کو ہر ایک ذی روح پر قابض
 اور غالب فرمایا ہے ۔ اور اس کو تاج ملک الوہی حضرت فرارہل علیہ السلام
 کے کیا ہے ۔ اور آخرت میں اسکو ذکر ہے کی صورت میں محشر لایا جاوے گا ۔
 اور ذبح کیا جاوے گا ۔ اور فرشتہ دو رخ میں خدا کرے گا کہ خیم میں ہمیشہ اس
 عذاب سے عذاب کئے جائے گے ۔ اور موت نیچے گی ۔ اور دو سر فرشتہ ہمیشہ
 میں منادی کرے گا کہ اے نیکو کدہن نکو و شجری ہو ۔ داخل ہونے میں جنت
 کے ۔ کہ ہمیشہ اس آسائش نعمت سے مشاواں و فرماں رہو گے ۔ اس میں
 موت کو پھر نہ دیکھو گے ۔ اس خدا سے اہل و نہخ کا عذاب سو ہزار چند زیادہ
 ہوگا ۔ اور خوشی اور رحمت اہل جنت کی اسی طرح زیادہ ہوگی ۔ جنت مگر زند
 فرزاں کا موت ہے کہ وہ طبع نازد و روئے موت یا تو سب ۔ و ناؤں
 لے مرنا قبول کیا جبکہ طب کی کتابوں میں موت کی روانہ دیکھی ہو اہل حیات

کیا ہے جواب۔ صفات انہی کے ہر تو سے ایک پر تو ہے۔ کہ ابتدائی خلقت
 تمام عالم کی اوس سے ہے۔ اور روزِ جزا میں اس کو گھوڑی کی صورت میں لکھنا
 تمام کے ساتھ لکھا کر کریں گے۔ بلیت۔ اور قطع کروں نخل حیات تو ہر چوترا
 دو پرخس اندر کشاکش است ہر ترجمہ۔ تیری نخل حیات کے کاٹنے کے لئے مانند
 اترہ کے تیرے و سانس کشاکش میں ہیں۔ سوال۔ عالم کتنے ہیں جواب۔
 دو عالم ہیں۔ عالم غیب۔ عالم شہادت۔ اور ان کو عالم ارواح و عالم اجسام
 بھی کہتے ہیں۔ بلیت جہاں بکسر یہ ارواح و پوجا اجسام ہر جو جسم معین عالم
 نام ہر ترجمہ۔ جہاں کیساں ہے۔ کیا عالم ارواح کیا عالم اجسام۔ ایک جسم
 معین ہے۔ اور عالم اس کا نام ہے سوال۔ عالم مثال کیا ہے۔ جواب۔
 یہی عالم ہے۔ کہ شکل پردہ کے درمیان میں غیب اور شہادت کے
 حائل ہے۔ اور اس کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ قطعہ۔ چہ خوش گیش عالم غیب ہر
 دست خجی آزاد و نیم ہر بقید خاک از دست شہادت ہر قنارم و نور
 بیش و کم ہر پچو در انیک بناسم خلاصم ہر وے شکل کہ من خود را ندانم ہر
 ترجمہ۔ کیا اچھا تہا میں بیش میں عالم غیب کے بہت نیچی سے آزاد و نیم ہیں
 عالم شہادت کے ہر سے مٹی کی قید میں ہر ایوں۔ غیور کی کی و زیادتی ہیں۔
 جب اپنے آپ کو اپنی طرح پہچانوں میں بخت پاؤں میں۔ لیکن شکل یہ ہے
 کہ اپنے کو نہیں جانتا ہوں یہ سوال۔ موت اول ہے۔ کہ حیات جواب۔ بہت
 وجود کے موت اول ہے۔ اور بعدہ حیات۔ اور پھر موت ثانی اور پھر حیات۔
 ثانی یعنی موت اول ایسی ہے۔ کہ جہان میں پیدا نہیں ہوا کہ جہان میں پیدا

نہیں ہوا۔ باپوں کے صلہوں سے۔ جہول میں پاؤں کے نہیں چھپا۔ بعد ہم اور وہ
 ہے۔ اور حیات اول وہ ہے۔ کہ عدم کے گڑبے سے ایوان مشہور میں پاؤں
 رکھا۔ غلبہ مستعارہ کو سیکر عمر طبعی سو سال یا کم بیش کو سیر کیا یعنی پورا کیا۔ بعد
 اس کے موت ثانی دپیش آئی کہ اس نفس مغربی کو چوڑ کر طرٹ عالم تھا کے
 پرواز کیا۔ اور وہ جو اس جہان سے کا عدم ہوا۔ اور سہر حیات ثانی کا پانا۔
 محل حساب میزان میں کئے گا۔ اور واقعی اعمال کے مقام پر لے گا۔ اور یہ
 حیات ابدی ہے جو بعد میں موت نہیں کرتی ہے یہ حیات مستعارہ میں
 دو جہان کی و در بیان دو عدم کے واقع ہوئی ہے۔ کہ ابتدائی عدم اول اور آج
 عدم ثانی جو سوائے کالوں کے کسی کو سلوم نہیں ہے۔ منہر وہیں جہان و طبع
 برآئیندہ کا نرا کہ خبر شدہ خبرش باز نیامدہ ترجمہ یہ وہی لوگ اس کی طلب میں غمخیز
 جس کو کہ خبر جوئی خبر اس کی بھی نہیں آئی۔ سوال یہ وہ مثال صورت پر عالم غیب
 کے ہے۔ یا شہادت کے جواب صورت پر عالم شہادت کے ہے
 کہ وہ عالم چہ جتوں سے۔ آگے اور پیچھے۔ سیدے اور بائیں۔ اوپر اور نیچے جو
 شش جہت کہتے ہیں۔ بقید ہے۔ اور وہ عالم جو اوپر عرض کے ہے۔ اس پر
 نور و اوق زہر بعدی موجود ہیں جہات نہیں رکھتا ہے۔ اور قید مکان و لامکان
 سے پاک رہتا ہے پس انسان خود پر وہ اپنا ہے غیب اس کو اٹھا یا اس
 کی دل کی آنکھ نے مبنائی حاصل کر لی۔ فرد نقاب چہرہ ندارد و نگار گش
 تو خود عیاں تھا عاقل از مہیاں بر خیزد ترجمہ چہرہ کے نقاب نہیں رکھتا ہے عشق
 و گش میرا تو خود عیاں آہا ہا فکد در میان سے کل جا بہوال علم اہل کیا ہے۔

جواب۔ غزاسی علم ظاہر کا ہے فرد۔ آیات میں ظاہر کیست ؟ وہی معرفت
 معنی باطن و دوست ؟ ترجمہ آیات میں ظاہر کے معنی ایک ہے۔ لیکن معنی میں
 سات میں۔ سوال۔ فرق علم باطن اور ظاہر میں کیا ہے۔ جواب۔ کوئی فرق نہیں
 ہے۔ مگر ظاہر بمنزلہ اسم کے ہے۔ اور باطن مانند کسی کے۔ با ظاہر اجمالی ہے۔ اور
 باطن تفصیلی۔ سوال۔ اسم سے طرف معنی کے کس طرح پہنچ سکے ہیں جواب۔ فنا
 کرنے سے اسم کے۔ اور آثار اپنی خودی کے۔ بلیت۔ اسم ہیں خواندی میں
 راجحی ؟ رو بہ دریا لگا کر برنا آید زبانی ؟ ترجمہ جب نام لیتا ہے تو کسی کو ذہن متپہل
 طرف دریا کے کام نہیں چلتا ہے نہر سے۔ سوال۔ علم معرفت الہی کس طریقہ سے
 حاصل ہوتا ہے۔ جواب۔ دو طریقہ سے۔ اول کویل کے ساتھ یعنی ہر شے کے
 نام کو اس شے کے خالق تک پہنچاؤ۔ اور اس کو نفس سے جا کر تمام
 اشیاء کو پہل جاوے۔ اور ہر وجہ سے اس کی ذات کی طلب کرے تا ماہیت
 اور انتہاء حصول کو پہنچے۔ اور معلوم ہووے۔ کہ اصل تمام چیز کی اس سے
 ہے۔ اور پھر رجوع ہونا تمام اشیاء کا طرف اس کے ہے۔ دوسرے طریقہ۔
 مشاہدات اور آگاہی دل سے چونکہ خیر جو نا۔ اس جہان سے نتیجہ علم باطن
 کا ہے۔ سر ہما عی۔ ہوش است سرمایہ صد و دسراست ؟ فارغ ہاں کہ
 از جہاں بے خبر است ؟ و بیضی نمی کنند مرغان فریاد۔ ہر چند کہ بقیہ از نفس
 تنگ حرامت ؟ ترجمہ۔ ہوش ہے سرمایہ تئو درد کا۔ فراغت وہ ہے جو جہان
 سے بے خبر ہے۔ اندھے کے اندھ نہیں کرتے مرغان فریاد ؟ ہر چند کہ اندھ نفس
 سے زیادہ تنگ ہے۔ سوال۔ مشاہدات کس طریقہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

جواب۔ درہی و طریقہ پر ہے۔ اہل کب پر ہے۔ جو طہارت۔ بدن کی نجاسات سے ہے۔ اور دل کی صفائی کسورات سے کرکڑن ریاضت اور عبادت اور تقویٰ کے مشغول ہووے۔ اور مرشد رہنما کو اپنا ہادی بنا کر ایمان کا چراغ چلے میں لیکر مراقبات و باطنی اعمال کے رنگ کو دور فرماوے۔ اور قصب سے دین و مذہب کے اپنے کو چڑاوے۔ کم کہنے کی۔ کم کھانے کی۔ اور کم سونے کی عادت کرے۔ تا مقام ملائعات کو پہنچے۔ و سرآمدیہ ہے کہ فی تعالیٰ چراغ توفیق اس کے راستہ کے آگے رکھتا ہے تاخیل عبادت اور دشمنی ایمان کی اس کے دل پر ایسا پرتو ڈالے جو جذب اور شورش سے کشنا ہووے۔

اہلیت۔ ہر شخص راہ شورش و دیوانگی کا ندان راہ دوری و بیگانگی است؛ ترجمہ جو کچھ سوائے شورش و دیوانگی سے ہے۔ کہ اس راستہ میں دوری و بیگانگی ہے۔ سوال نشان مرد عارف کا کیا ہے جواب۔ ہر چند وہ اتنا تر ہووے اپنے کو زیادہ نادان سمجھے۔ اور نظر میں کو رہا ملن و انقضائوں کے مثل دیوانہ کے رہے۔ اہلیات۔ آئیں کہ باند و باند کہ ذائد؛ اس طرح تخیل و خیال و آئیں کہ باند و باند کہ ذائد؛ او نیز خورش بنزل پرسانہ؛ و آئیں کہ ذائد و باند کہ باند؛ و چل مرکب اہل اندر ہر باند؛ و ترجمہ۔ وہ شخص جو جانتا ہے اور جانے نہیں جانتا۔ اپنے خوشی کے گھوڑے کو آسان پھوڑا دے۔ اور وہ شخص جو جانتا ہے اور جانے کہ جانتوں۔ درہی اپنے گدے کو منزل پر پہنچائے گا۔ اور وہ شخص جو نہیں جانتا ہے۔ اور جانے کہ میں جانتا ہوں۔ وہ نادانی میں سوار قیامت تک رہے گا بعض بیوقوف رہے گا۔ سوال۔ دانائی کیا چیز ہے؟

جواب۔ اہل کفر و انش و زنا نانی کا دانستن سے ہے یعنی ہانا منی کے علم میں ہو دے۔ اور اصلح میں بھی عقل کو خورد کے ہے۔ اور وہ مانند چراغ کے جبرکہ و مانع ہیں روشن سے لیکن معرفت الہی اور پائے میں اس کے صفات کے عاجز اور کا صریحی ہے۔ بہت۔ گزرد و رواہ او حق میں مجہ سے ہا صد خیر الی شبل واد تم مشدہ پڑھو۔ اگر عقل اس کے راستہ میں حق میں ہوتی ہا لگا ہوا مثل حضرت قبل و حضرت ابراہیم و تم کے ہونے شل۔ روشنی عقل کی کس چیز سے ہے جواب علم سے ہے۔ اور روشنی علم کی پر نیز گاری سے۔ اور طہارت سے اور روشنی باطن کی معرفت الہی سے ہے۔ اور میں بہن کے شل لہن کے تعاب میں الفاظ کے اپنے چہرہ کو چھپائے رکھتی ہے یعنی عبادت ظاہری مانند دریا کے۔ اور حرمت بنزل اس کے۔ اور ہنی مانند صفت یعنی سپی کے اور جنون اس کا مانند ہوتی ہے ہا کے ہے۔ اہیات۔ بہن راسنی و مغزے بودہ۔ لیکن مغزے درست کی ہی شود پڑ گوش خرم و روشن دیگر گوش خرمہ این سخن با و غلام گوش خرم پڑھو۔ ہا ایک بات کے لئے سنی اور مغزے ہوے لیکن مغزے اس کا تیرے سر پہ کب پڑتا ہے۔ کہے کے کان کو فروخت کر باورد و سرے کان خرمہ کر اس بات کو چھین نہیں کرتا ہے۔ اس کو گہر باولو۔ سوال جیش کیا چیز ہے۔ جواب جیش ایک آگ سے ضعی جہوت دل میں گرتی ہے۔ ہا سو مطلوب کو جلاتی ہے۔ ہا باعی۔ نیم رخ تو آئش میگویم بیید پڑ و ان غبی و گرائ خرابی نشوید پڑ برگرد است نوشند غبی و نیست ہا غنات جیش خدات کشید

ترجمہ۔ عاشق اپنے مشوق کو کہتا ہے۔ اے پیارے تیرا اور بارخ بشارت کے
 رہا ہے۔ یہ کہیں تم سے دور نہیں ہوں، اور دو کسرا رخ تیرا اے پیارے ارشاد
 کر رہا ہے، کہ میری جدائی کا غدا بے یقینی کسخت ہے۔ اور یہوں مبارک سیرے
 اطراف گھبرا ہوا ہے یہی دست یعنی کلام کرنا بمشوق کا عاشق کی زندگی ہے جو
 پس و پیش عشق میں مشوق حقیقی کے مرگیا پس و پیش مرادہ شہید یعنی شہید ہوا یہوں
 برنگی صحبت کی تاثیر اور صحبت ناموں کی کب اثر کرتی ہے جواب۔ براہ نجات کی
 طلب کرنے سے۔ اور اٹھانا دل کا اپنے رکش کے راستہ سے کسوٹے
 جب تک کہ چٹا پول کے دشت پر قائم ہے پہل کی صحبت کا اس کو کچھ اثر
 نہیں ہے جب اپنی ہائے سے ٹوٹ گیا۔ اور جدا ہوا جو ہر قابل ہوا البتہ صحبت
 گل کے اثر سے اس میں خوشبو پیدا ہوگی۔ بلیت صحبت اندر ہر قابل کند
 تاثیر ہیں نہ در نہ شان گل چرا از بوئے گل خوشبو نشد نہ سوال بسب خبریں
 میں کون سا مذہب اچھا ہے جو اہل بیت۔ در مذہب۔ مذہب و حقان خوب است
 مولوی مذہب و حقان چہ باشد۔ انچہ کاری بدر و نی۔ ترجمہ۔ مذہبوں میں کب
 و حقان کا اچھا ہے۔ مولوی۔ مذہب و حقان یعنی کسان کا کیا ہووے۔ جو
 کچھ ہووے۔ تو کائے گا۔ تو یعنی جیسا سچ ہووے گا وہی پہل حاصل کرے گا۔
 سوال۔ ابتداء اور استہادہ موجودہ مراتب کی کیا ہے جواب۔ ابتداء مراتب
 موجودات کی فعل اول سے ہے کہ اس کو پہن او عقل کل و معلول اول اور
 حقیقت ہماری کہتے ہیں۔ اور استہادہ کے ایمان ثابث کہ عبارت صورطیہ حق اور
 معلول ثانی سے ہے۔ اسی طرح ہوا یہ ثلاثہ تک تدریج فرمایا۔ اور انتہائے مراتب

کہ ہم کو طول و عرض بحق لازم ہے۔ اور حق تعالیٰ کو ترک کے سلسلہ ہوا یعنی برابر
 جو طول و عرض رکھتا ہے۔ اور حق نہیں رکھتا ہے۔ یہ عرض کو قطع کے لحاظ ہاں رہا۔ جو
 طول رکھتا ہے۔ اور حق و عرض نہیں رکھتا ہے۔ یہ عرض کو ہی قطع کے خبری رہا۔ لہذا
 یہ تجزیہ یعنی ٹکڑے نہیں ہو سکتا ہے۔ پس انسان قطع تعلقات کو مثل زردبان
 کے چھوڑا جس طرح کہ عقل اول سے منقطع کیا ہے۔ آہستگی سے عروج کرے۔ اور اس
 بیفہ نطفہ سے باہر آکر پر وبال محبت کے کہلے۔ آشیانہ قدیم کو پہنچ سکتا ہے
 اہمیت۔ ولات کے دریں کلچر مجازی نہ کہنی مانند طفلان خاکبازی نہ
 بیفشان ہاں و پر از آئینہ ش خاک نہ سپر ناگنہ رہا۔ ابوان افلاک نہ توئی آں
 دست پر و مرغ گستاخ نہ کہ بودت آشیانہ بیروں ازیں خاک نہ چلا آں
 آشیانہ بیگانہ کشتی نہ چو و دناں چندا زیں ویرانہ کشتی نہ عجب۔ اے دل
 کب تک اس محل مجازی میں۔ کرے توڑ کوں کی مانند خاکبازی نہ چنگ
 ہاں و پر کو خاک ملی ہوئی سے نہ اڑ جاگنہ رہا۔ ابوان افلاک کے نہ
 تو وہ دست پر و مرغ گستاخ ہے۔ کہ تہا تیرا آشیانہ باہر اس خاک سے نہ
 کس لئے اس آشیانہ سے بیگانہ ہوا تو۔ مانند کہینہ کے اس ویرانہ کا تو
 ہوا تو نہ سوال۔ پیدایش انسان کی اصل میں خاک سے ہے۔ لیکن ظاہر کس
 چیز سے ہے۔ جواب۔ خاک سے ہے۔ کس واسطے کہ جو کچھ آدمی فکدہ اور صوبہ
 جات و خیرہ سے کہا تا ہے۔ اشیاء خاکی سے ہے۔ اور اس خوراک سے
 خون پیدا ہوتا ہے۔ اور خون سے وجود لکھدہ اور طلقہ او جنین تیار ہوتا ہے۔
 پس باعتبار اصل کے تمام خاک سے ہے۔ اشیاء خاکی کے تمام تک ہے۔ ہر قطعہ

آدم از خاک است و خادو گل ز خاک آمد پدیدہ چاہے خاک و غلہ خاک و چمن خاک
 و جسم خاک بہ خاک مبد و لحد خاک بستر خاک فرش بہ خاک اندر خاک گشت و رفت
 بیرون جان پاک نہ ترجمہ . آدم خاک سے ہے . اور خادو گل خاک سے
 ہوئے چاہے خاک اور غلہ خاک اور چمن خاک اور جسم خاک . خاک بھولا . لحد
 خاک یعنی قبر اور بستر خاک اور فرش خاک . خاک کے اندر خاک ہو گئی . اور
 گئی جان پاک باہر . سوال . آدمی کے جو دیں ماں اور باپ سے کن سی
 چیزیں پیدا ہوتی ہیں جواب . چار چیز باپ سے . مثل ہڈی . ماورئیں اور چربی .
 اور اعصاب . اور چار چیز ماں سے ہیں . مثل گوشت و ہڈی و جلد اور خون . جو
 کالبد انسانی کی بنیاد اور پانچ چیزوں کے ہے . بلیت . لحم و جلد و شعرو
 خون از طرف مادر شد چہارہ . اطفال و رگہا و چربی و اذاب بارہ سوال .
 تمام آدمیوں کو آپس میں یہانی گنس لئے کتے ہیں جواب . باعتبار اصل کے
 کہ اولاد آدم علیہ السلام کی ہیں . اور سب جو لاکا ایک قطرہ سے اس جہان
 میں پیدا ہوتا ہے . ماور ایک راستہ کے بے گناہ اور پاکیزہ وجود پاتا ہے
 لیکن اگر ماں باپ اس کے اگر نضرانی ہوں . تو نضرانی بناتے ہیں . اگر یہودی
 ہوں . تو یہودی بناتے ہیں . اور اگر بت پرست ہوں . تو بت پرست بناتے
 ہیں . بلیت مولدنا سر و سر . ہر کسی را بچہ کارے سائنند نہ ہر آن را در
 ویش انداختند نہ ترجمہ . ہر ایک کو ایک ایک کام کے لئے بنائے ہیں .
 ان کی محبت کو دل میں اس کے واسطے ہیں لیکن جب خدا کی محبت پیدا نہ کرے .
 آدمی نہیں ہے . بلکہ جہنمیوں سے ہے کہ واسطے کہ تمام حیوانات خالص کی

ہندو میں مشنول ہیں۔ اور اس کی محبت کو سب میں رکھتے ہیں۔ سبلیت۔ شہزاد
 چہ شور و طرب و دسر است ؟ اگر آدمی را نباشد فراست ؟ ترجمہ جب انوش
 کے سر میں شور و طرب ہے۔ اگر آدمی کو نہ ہو دے گم ہا ہے سوال۔ خدا
 کی محبت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ اس کی بخششوں کو دیکھنے سے۔
 کس لئے کہ پیدا کرنا تیرا خدا پر لازم نہیں تھا بعض ارادت ازلی اور احسان
 قدیمی سے تجھ کو عدم کی لگی سے بلوت لگا نہ پھور میں پیدا کیا۔ اور جو کچھ چاہتا
 تھا تو اسی ظاہری و باطنی سے تجھ کو بخشا۔ اور پیہروں کو واسطے سے ایک
 دوسرے کے سیکھانے علم ظاہر اور علم باطن کے۔ اور نصف اور حرکت نفس
 کے لئے۔ اپنی کتابوں اور محافت کے ساتھ سموت فرمایا۔ اور جو بچے
 اور مال دنیا کا جو زندگی کی زینت ہے۔ تجھ کو ازانی فرمایا۔ سب تجھ کو پاس ہے۔ کہ
 خدا کی محبت اپنے مال و دولت و وزن و فرزند و گھر بار سے زیادہ کرے
 تو۔ اور تم حقیقی کی طرف رجوع ہووے۔ اگر چشم بینا اور کان سننے کے
 قابل ہوئے۔ تو یہ بات خدا کی محبت پیدا کر کے کے لئے کافی ہے۔ ایسا۔
 جان و ہرمن خدا و مکار و ذرا حق ترا دار و براں کار و نہ زند و بدوئے توان
 بجز خوش و نہاید خوش و نیش تو چوں نیش ؟ ترا گشتان و خوشم و دور گوش ؟
 کیے پر لب نہد گوید کہ خاموش ؟ ولت راتما یخ خودی نماید ؟ عداوت راحت
 بر دل فزاید ؟ ترجمہ۔ جان شیطان مکار و ناپاواراق سے رو کتاب۔ تجھے
 اس کام پہارتا ہے۔ تیری صورت پر و پنجا اپنا دیکھتا ہے۔ شہرت پوری
 نظر میں زہر ہے و دالھیوں سے آنکھ پر اور دوکان پر۔ ایک اور لب کے

رکے۔ اگر خاموش ترے دل کو اپنے تابع کرتا ہے حق سے تیری عداوت
 دل میں زیادہ کرتا ہے۔ سوال۔ اندھا کون ہے جواب۔ وہ شخص جسکی
 گوشت میں دیکھے۔ اور اپنی موت سے غافل رہے یعنی فکر بند کرے۔
 بلیت۔ اگر ببرد و عدو جائے شاو مافی نیست بکہ زندگانی مانیز یاد دانی
 نیست بترجمہ۔ اگر مرگ دشمن خوشی کی جگے نہیں ہے کہ زندگانی ہماری
 ہی ہمیشہ نہیں ہے۔ سوال۔ ببرد کون ہے یعنی جو اونچا سنا ہو۔ جواب۔
 وہ جو نصیحت کی بات نہ سمجھے۔ اور اس پر عمل نہ کرے۔ بلکہ کہنے والے کو اپنے
 سے بیگانہ کرے۔ بلیت بنیم قطره بود من شریف تو صدف بقطره رادوت
 و روانه شدن ر صدف است بترجمہ۔ بات سیری قطره ہے اور کان شیر
 پس قطره کو در وانه ہونا صدف سے ہے۔ سوال۔ گنگا کون ہے۔ جواب
 وہ جو نصیحت کی یاد رکھے۔ اور کسی سے نہ کہے۔ بلیت چوی بنیم کہ نابینا و جاہ
 است بترجمہ۔ اگر خاموشی چشم گناہ است بترجمہ۔ جب دیکھتا ہوں میں کہ انہا
 اور کنواں ہے۔ اگر خاموش بیٹیوں میں گناہ ہے۔ سوال۔ دونوں جہان
 کی نعمت کس کو حاصل ہے جواب۔ جو اپنے نفس کو تنبیہ کرے اور ہر شے
 اپنی خصلتوں کی طرف مشغول ہووے۔ اسلئے کہ نفس مبتلا بہ نادان لڑکے کے
 ہے۔ وقت بلوغ تک جو عبادت موت سے ناگاہی فغلوں سے اس کو سختی کہے
 اور گوشالی دنیا چاہیے۔ اور ایک لمحہ اس سے غافل نہیں جیتے نہیں سکتے۔ اگر
 زمان بلوغ تک نیک اخلاق سے آراستہ ہوا۔ دونوں جہان کا مقصد
 اور زندگانی کا نتیجہ اس کو حاصل ہووے۔ مگر جب لڑکا تابع اس جہان

سے گزر جاوے۔ بسبب غفلت اپنے۔ اور ضائع کرنے نقد عمر کے۔ ہزار ہا است
 دو ہزار عذاب کے گرفتار ہووے۔ بلیت۔ ننگ۔ نیک بختی کو درگوشہ نہ
 بدست آوے اور اس وقت توشت نہ عجزیہ۔ اچھا وہ نیک بخت کو ایک کوٹے
 میں ماسل کرے نہ سرف سے کوئی توشت۔ سوال نفس کو کس طرح تہیہ
 کرنا چاہیے۔ جواب۔ اس صورت سے۔ کہ اسے نفس اگر خدا کی بندگی میں کرتا
 ہے۔ تو اس کی روزی منت کیا۔ اور اگر رضا پر اس کی راضی نہیں ہے۔ تو
 آسمان کے نیچے سے باہر ہو جاوے اور اگر اس کی دی ہوئی سے خوش نہیں ہوتا ہے
 تو۔ اور زیادہ طلب کرتا ہے۔ دوسرے خدا کو طلب کر۔ تا تجھ کو روزی
 دیوے۔ لَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ اِدِنَا لِصِحْرِ اَمَّا اسْتِقِمْ سوال کس طرح طمان
 نفس کو لازم کئے ہیں جواب۔ از روئے حکمت ازل کے آدمی عدم میں
 تھے جو قلم قدرت کا ساتھ سعادت اور شقاوت مرید کے چلائے۔
 لیکن یہاں عالم اسباب ہے نفس کے منسوب کرنے کا راستہ عقل۔
 اور ایمان کی رکشانی سے کئے ہیں۔ اور ظہار اسی کی عداوت کا بنی
 آدم کے کئے ہیں۔ یہاں ہر شخص نفس کو دشمن جانتا ہے لیکن قصور بہت سے
 اس پر غالب نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کاموں کو اس کی نظریں
 اچھے دکھاتا ہے۔ جو شخص کو نفس کو بچانا۔ اور اس پر غالب ہوا۔ اور اس
 کی اطاعت نہیں کیا نتیجہ نجات کا حاصل کیا۔ اور اسی سبب سے نیک و
 بد اس میں متنازع ہوئے یعنی امتیاز کئے گئے۔ اور سعید و شقی معلوم ہو اہلیت
 گناہ اگرچہ خود اختیار یا حافظ نہ تو در طریق ادب کوشش کو گناہ من است

ترجمہ۔ اگرچہ گناہ کرنے کا اختیار رکھو نہ تھا۔ اسے حافظ۔ مگر تو ادب کے طریقہ کو کوشش کرنا کہو میر گناہ ہے سوال۔ دلیل راہ ایمان کی کیا ہے جواب۔ تین چیزیں۔ اول زبان سے اقرار کرنا۔ کہ فرمان خدا کا برحق ہے۔ اور وہ وحدہ لا شریک ہے۔ دوسرے۔ دل سے اس کے نہیں تصدیق کو پہنچانا۔ تیسرے۔ ڈر۔ کہن کے ساتھ عمل کرنا۔ سوال۔ مواحد کون ہے۔ جواب۔ وہ جو سوائے خدا کے اس کی نظر میں نہ آوے۔ بلیت کے بن و بے دان و بے گوئے نہ بے خواہ و بے غوان و بے جوئے نہ ایک دیکھ اور ایک جان اور ایک کہہ ایک کو چاہ اور ایک کو پکار اور ایک کو ڈبو نہ۔ بلیت آیتاً۔ بک چراغ است وریں خانہ کہ از پر تو اس نہ ہر کامی نگرسی نخسے ساختہ اند نہ ترجمہ ایک چراغ ہے اس گھر میں جو پر تو سے اس کے جہاں نہیں دیکھتا ہے۔ ایک نخل بنائے ہیں سوال۔ توحید کی ہے جواب۔ خدا کو بیچ و جوہ وحدہ لا شریک جانتا کہ وہ واجب الوجود ہے۔ اور سوائے اس کے جو مشرکان اس کو خدا جانتے ہیں۔ منتفع الوجود ہے۔ اور تمام مخلوقات کو مگر الوجود کہتے ہیں کہ قدرت ازل کے پر تو سے ظہور پائی۔ اور جوہ تمام ممکنات کا جو حق سے قائم ہے۔ رباعی۔ حق جان جہاں است و جہاں جملہ بدن نہ اجناس ملا کہ جو اس این حق نہ اجرام و عناصر و موالید اعتبار نہ توحید یکتا و دیگر ہر مبدن سوال۔ خدا کا دیکھ کو حاصل ہو گا جواب۔ اس کو جو جہاں پہنچاتا۔ اور ایمان لایا۔ اور دیکھا آخرت میں ہی بلا کیف

اگر نہ ہوے۔ کہا۔ موت بکا کی کی۔ یعنی عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے۔
وقت کی زندگی سے منبرو۔

عمر گزشتہ گزرد زندگی خسر کم است۔ یعنی گزرد و نیم نفس بسیار است
ترجمہ۔ عمر اگر اچھی گزردے۔ زندگی خسر کی ہی کم ہے۔ اور اگر تکلیف
کے ساتھ گزردے۔ آدمی سانس ہی بہت ہے۔ فقط

تمام ہوئی کتاب اخلاق صابری۔ دہل اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ
واصلہ اجمعین۔ بر جنتک یا ارحم الراحمین۔



کتاب نذر کے لئے کاپی
جمیل احمد خاں حشمتی۔ قصبہ امروہہ محلہ بنوال
ضلع سراد آباد لاہور۔ پی۔

اشعار خاتمہ

پا ہے جو دنیا و دین کی بہتری
 ہے یہ دستورِ اعلیٰ و این کا
 اس میں سب اسرار میں عرفان کے
 سرسبز عقل و دانش کی کھپد
 آن حواروں کے یہ ارشادات میں
 اصل اور عمدہ مضامین انتخاب
 عاقلوں کے واسطے کافی ہے یہ
 نفس مطلب اس طرح ہی چن لیا
 فارسی سے ترجمہ اور دو کیا
 یا الہی جو یہ مشہور آقاؐ نم
 غم گراے صابری اس کو تمام

دیکھے وہ اخلاقِ حقیقی صابری
 وہاں میں باعث امن و چین کا
 اور لطوفاً میں انہماک کے
 جو کہ اس پر عمل ہو سکے فریہ
 علم و دانش میں جو ذی درجات میں
 کر کے یہ اخلاق کی لکھی کتاب
 قلب کے امر میں کو شافی ہے یہ
 جس طرح دریا ہو کونہ میں بحر
 خوش طریق و عام فہم اس کو لکھا
 علم و دانش کے سب میں خیر اکلام
 ہو ترا انجام بہتہ و السلام

مرقوم بہ مجاہد سیّد الشہداء حضرت مولانا
 حامد محمد فضل الہی صاحب علم
 چشمِ صابری

تقریظ جلیل احمد خاں صاحب چشتی الصابری امر دہوی غفرلہ

حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق

احمد شہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام علی رسول محمد وآلہ وصحابہ وسلم
 انا بعد اذن پروردگار قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی الصابری
 والعاوی حیدر آبادی کوئی خطہ امالی نے ایک کتاب بخلق پسند و نفع و تصوف موسوم
 باخلاق صابری تالیف فرمائی جس کے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن دنیا و دین کے
 معلوم و نامعلوم ہوتے ہیں عجیب سے طرز سے انتخاب فرمائی ہیں اسکی تعریف میں زبان
 قاصر ہے میں نے واسطے حصول استفادہ برادران اہل اسلام و مسلمان کلمے طبع کرائی
 ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ہر روز الحجۃ ۱۳۵۵ھ

تقریظ جناب خلیفہ وزیر علی شاہ چشتی الصابری امر دہوی

۵۸۶

احمد شہ رب العالمین والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام علی رسول محمد وآلہ وصحابہ وسلم
 انا بعد اذن پروردگار قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی الصابری والعاوی
 حیدر آبادی کوئی خطہ کبریا غلام حضرت شاہ ہاشم چشتی الصابری حیدر آبادی کوئی خطہ
 طبع کے ہیں۔ ایک کتاب بخلق پسند و نفع و تصوف موسوم باخلاق صابری تالیف
 فرمائی ہے جس کے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن دنیا و دین کے معلوم و نامعلوم ہوتے ہیں
 عجیب سے طرز سے انتخاب فرمائی ہے۔ اسکی تعریف میں زبان قاصر ہے۔ بہذا حصول
 استفادہ برادران اہل اسلام و مسلمان کے لئے یہ کتاب پیش نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ
 اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ہر روز الحجۃ ۱۳۵۵ھ